THU.02.April.2026
VOLUME: 22 NO: 79
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraqetaza.com
waraqetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

RNI No. MAHURD/2006/16935

(پربھنی اور ناندیڑ سے علاحدہ علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت)

بروز جمعرات 02 اپریل 2026
جلد: 21 شمارہ نمبر 79
13 شوال المکرم 1447ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

# ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com
HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

## ایل پی جی بحران: فیکٹریاں بند، ریلوے اسٹیشنوں پر مزدوروں کا رش، راجستھان، ممبئی اور گجرات میں حالات سنگین

دہلی: یکم اپریل (ایجنسیز): مشرق وسطیٰ میں جاری جنگ کا اثر اب ہندوستان کی گلی، راستوں میں واضح طور پر نظر آنے لگا ہے۔ ایل پی جی بحران نے صنعت سے لے کر روزمرہ کی عوامی زندگی تک ہر چیز کو درہم برہم کر دیا ہے۔ راجستھان میں کمرشل ایل پی جی کی کمی کی وجہ سے ٹیکسٹائل، ماربل اور کیمیکل فیکٹریاں بند ہو رہی ہیں جس سے ہزاروں مزدور بے روزگار ہو کر گاؤں کو لوٹنے پر مجبور ہیں۔ یہی صورتحال گجرات، ممبئی مختلف ریاستوں میں دیکھی جا رہی ہے۔ ممبئی میں بھی یہی صورتحال ہے لوگ ایک سلنڈر کے لیے لمبی لائن میں کھڑے ہیں اور بلیک مارکیٹنگ کی وجہ سے قیمتیں دوگنا اور 3 گنا بڑھ گئی ہیں۔ گجرات کے سورت میں بھی گیس کی شدید قلت کی وجہ سے بڑے پیمانے پر غیر مقیم مزدوروں کی نقل مکانی شروع ہوگئی ہے۔ متاثرہ مزدوروں کا

کہنا ہے کہ جب کھانا پکانا ہی مشکل ہو گیا ہے تو شہر میں رہنا بے کار ہے۔ [illegible] صورتحال سنگین بنی ہوئی ہے۔ [illegible] جنگ کے اثرات راجستھان میں بھی محسوس ہونے لگے ہیں۔ یہاں ٹیکسٹائل سے لے کر سیرامکس اور ماربل تک کی کمپنیوں کو کمرشل ایل پی جی سپلائی کی قلت نے صنعتی سپلائی چین کو درہم برہم کر دیا ہے۔ [illegible] فیکٹریاں بند ہونے سے کووڈ جیسی صورتحال کا خدشہ پیدا ہو گیا ہے۔ جو مزدور بچے بھی ہیں ان کے ایل پی جی گھریلو سلنڈر نہ ملنے سے کھانے پینے کا بھی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ موجودہ حالات [illegible]

ہندوستان کی اقتصادی راجدھانی ممبئی [illegible] لوگ راشن کے لیے نہیں بلکہ ایک سلنڈر کے لیے لائن میں کھڑے ہیں۔ [illegible] بلیک مارکیٹر بھی سرگرم ہو گئے ہیں۔ عام لوگوں کا الزام ہے کہ سلنڈر پہلے 900-1000 روپے کا ہوتا تھا اب 2500 سے 3000 روپے میں دیا جا رہا ہے۔ [illegible] لکڑی اور اپلے جیسے ذرائع ہیں، جہاں وہ اپنا گزر بسر کر سکیں گے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اگر بین الاقوامی کشیدگی کم نہ ہوئی تو آنے والے دنوں میں ایندھن کی قلت مزید بڑھ سکتی ہے۔ عام لوگوں میں اس بات سے شدید غصہ پایا جا رہا ہے۔ [illegible] چولہے، بالٹیاں وغیرہ لے کر ٹرین میں سوار ہو کر گاؤں لوٹ رہے ہیں۔ نقل مکانی کے لیے مجبور مزدوروں کا کہنا ہے کہ گیس کی قلت کی وجہ سے کھانا نہیں کھا پا رہے ہیں۔

## ہرمز کے معاملے پر ٹوٹ جائے گا "نیٹو"

### "کاغذی شیروں کے ساتھ کیا رہنا؟": دغابازی سے بھڑکے ٹرمپ

واشنگٹن: یکم اپریل (ایجنسیز): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے برطانوی اخبار ٹیلی گراف کو براہ راست کہا ہے کہ وہ نیٹو سے امریکہ کو مکمل طور پر نکالنے پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں۔ تنظیم کے ساتھ ڈونلڈ ٹرمپ کا غصہ جائز ہے، کیونکہ اس کے ارکان نے حالیہ ایران جنگ کے دوران امریکہ کا ساتھ نہیں دیا تھا۔ کچھ ممالک نے یہ کہہ کر کنارہ کر لیا کہ یہ ان کی لڑائی نہیں ہے۔ جب کہ دیگر نے امریکہ کو اپنی فضائی حدود استعمال کرنے کی اجازت دینے سے بھی انکار کر دیا۔ ٹرمپ نے نیٹو کے رکن ممالک برطانیہ، جرمنی، فرانس اور یورپی یونین کے ممالک سے آبنائے ہرمز میں بحری افواج بھیج کر مدد کی درخواست کی تھی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اس اسٹریٹجک آبی گزرگاہ کو ایران جنگ کے دوران بند کر دیا گیا تھا، جس سے تیل کا عالمی بحران پیدا ہو گیا تھا۔ جب ٹرمپ نے اسے دوبارہ کھولنے کے لیے نیٹو سے مدد مانگی تو جرمنی، برطانیہ، فرانس، جاپان، آسٹریلیا اور دیگر ممالک نے انکار کر دیا۔ اس سے ناراض ہو کر ڈونلڈ ٹرمپ نے TruthSocial پہ یہاں تک لکھا کہ امریکہ اب ان لوگوں کا ساتھ نہیں دے گا جنہوں نے ان کی مدد نہیں کی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایک بڑے بیان میں نیٹو کو کاغذی شیر یعنی ایک کمزور اتحاد قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ کو اس دفاعی معاہدے سے نکلنے سے پہلے سوچنا بھی نہیں چاہیے۔ ان

کے اس فیصلے کو امریکہ کے خلاف غصے سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ انہیں پہلے بھی نیٹو پر اعتماد نہیں تھا اور اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ یورپ قابل اعتماد دفاعی پارٹنر نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ روسی صدر ولادی میر پیوٹن نیٹو کی کمزوریوں کو سمجھتے ہیں۔ یوکرین کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امریکہ نے ہمیشہ اپنے آپ کو اتحادیوں کے لیے کھڑا کیا ہے، لیکن بدلے میں ان کے ملک کو یکساں حمایت نہیں ملی۔ ٹرمپ نے اخبار کو بتایا کہ نیٹو نے اس ٹیسٹ میں ناکام ہو کر انہیں مایوس کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ اب نیٹو میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں دیکھ رہا ہے کیونکہ اس کے اتحادی بزدلوں جیسا سلوک کر رہے ہیں۔ یہ ٹرمپ کا سب سے شدید حملہ ہے۔ وہ گرین لینڈ کے معاملے پر پہلے بھی نیٹو کو نشانہ بنا چکے ہیں لیکن اس بار ان کا موقف زیادہ سنجیدہ ہے۔ اگر وہ واقعی نیٹو سے نکل جاتا ہے تو اس کے سنگین نتائج ہوں گے: روس کے خلاف امریکی چھتری ہٹ جانے سے یورپ کی سلامتی کو خاصا خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ نیٹو کا آرٹیکل 5، جو کہ اجتماعی دفاع کے لیے فراہم کرتا ہے، کمزور ہو جائے گا۔ اگرچہ یہ قانونی طور پر آسان نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے لیے کانگریس اور سینیٹ کی منظوری درکار ہوگی، ٹرمپ اسے اپنی ایگزیکٹو پاور سمجھتے ہیں۔ درحقیقت ٹرمپ نے ایران جنگ کے دوران نیٹو کی حمایت مانگی تھی۔ ابتدا میں اسپین اور برطانیہ جیسے ممالک نے نیٹو کو فضائی حدود فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ بعد میں جب ایران نے آبنائے ہرمز پر قبضہ کیا تو نیٹو ممالک نے اسے کھولنے میں امریکہ کا ساتھ نہیں دیا۔ غور طلب ہے کہ دنیا کا تقریباً 20 فیصد تیل آبنائے ہرمز سے گزرتا ہے اور اس کی بندش سے عالمی منڈی میں تیل اور گیس کی قیمتوں میں زبردست اضافہ ہوا ہے، جس سے اقتصادی بحران کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ یہ بحران یورپ تک بھی پہنچ چکا ہے اور کئی ممالک میں حفاظتی اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی بھی ملک ٹرمپ کی حمایت کے لیے آگے نہیں آیا جس کے بعد امریکہ نے اعلان کیا کہ وہ ہرمز کو اس کی اصل حالت میں چھوڑ کر ایران سے دستبردار ہو جائے گا۔ لہٰذا جن ممالک کا تیل وہاں پھنسا ہوا ہے انہیں اپنے انتظامات خود کرنے چاہئیں۔

## ایل پی جی قیمتوں میں اضافہ: اپوزیشن کا حکومت پر حملہ، عوام کو گمراہ کرنے کا الزام

نئی دہلی: یکم اپریل (ایجنسیز): ملک میں ایل پی جی کی قیمتوں میں حالیہ اضافے اور قلت کے معاملے پر اپوزیشن نے مرکزی حکومت کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں نے حکومت پر عوام کو گمراہ کرنے، مہنگائی پر قابو پانے میں ناکامی اور عام لوگوں کے مسائل کو نظر انداز کرنے کا الزام عائد کیا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اور رکن پارلیمنٹ رام گوپال یادو نے حکومت کے دعووں پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ حکومتی نمائندے مسلسل یہ کہہ رہے ہیں کہ نہ گیس کی کمی ہے اور نہ ہی پیٹرول اور ڈیزل کی، لیکن اگر وہ زمینی حقیقت دیکھیں تو انہیں اصل صورتحال کا اندازہ ہو جائے گا۔ ان کے مطابق حکومت کو عوامی مسائل کا صحیح اندازہ نہیں ہے اور وہ صرف بیانات تک محدود ہو چکی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کئی علاقوں میں ہوٹل اور پیٹرول پمپ بند ہونے کی خبریں سامنے آ رہی ہیں لیکن حکومت اس پر توجہ نہیں دے رہی۔ رام گوپال یادو نے مزید کہا کہ دارالحکومت میں لوگ کوئلہ جلانے کی اجازت لینے پر مجبور ہو رہے ہیں، جو اس بات کی علامت ہے کہ حالات کس قدر خراب ہو چکے ہیں۔ ان کے مطابق ملک میں ایسے حالات پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے۔ اس کے باوجود حکومت خاموش ہے اور عوامی مشکلات کے حل کے لیے کوئی سنجیدہ قدم نہیں اٹھایا جا رہا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ حکومت کی جانب سے پیش کیے جانے والے بیشتر بل عوام کے مفاد کے خلاف ہوتے ہیں اور ان سے صرف چند مخصوص طبقوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ سماجوادی پارٹی کے ہی ایک اور رکن پارلیمنٹ راجیو رائے نے الزام لگایا کہ جب عالمی سطح پر پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں کم تھیں، اس وقت حکومت نے اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہر بحران کو موقع میں تبدیل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور موجودہ صورتحال بھی اسی طرز عمل کی مثال ہے۔ کانگریس کی رکن پارلیمنٹ رجنی پاٹل نے کمرشیل ایل پی جی کی قیمتوں میں اضافے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل گھریلو سلنڈر کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہو چکا ہے، جس کا براہ راست اثر عام لوگوں کے گھریلو بجٹ پر پڑ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس بڑھتی ہوئی مہنگائی کے اثرات ہر گھر تک پہنچ رہے ہیں اور حکومت کو اس سلسلے میں فوری اقدامات کرنے چاہئیں۔

## آسام ترقی اور رابطے کے نئے دور کا گواہ ہے: مودی

بسواناتھ: یکم اپریل (ایجنسیز): وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کے روز کہا کہ آسام نے گزشتہ ایک دہائی میں نمایاں تبدیلی دیکھی ہے اور بہتر رابطہ و بنیادی ڈھانچے نے ریاست کے بارے میں لوگوں کی سوچ بدل دی ہے۔ بسواناتھ میں ایک عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ جہاں پہلے لوگ پسماندگی دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے، آج وہ ریاست کی ترقی دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ انہوں نے بنیادی ڈھانچے میں پیش رفت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ آسام کی شاہراہیں اب لڑاکا طیاروں کی لینڈنگ کے قابل ہو گئی ہیں، جو تیز رفتار ترقی کی علامت ہے۔ مودی نے کہا کہ 10 سال پہلے جب کوئی آسام آتا تھا تو یہاں کی پسماندگی دیکھ کر حیران رہ جاتا تھا، لیکن آج آسام کی کنیکٹیویٹی دیکھ کر لوگوں کو خوشی ہوتی ہے۔ ابھی کچھ دیر پہلے دنیا نے آسام کی ان شاہراہوں کو بھی دیکھا جہاں لڑاکا طیارے اتر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی ریاست میں سیلاب اور زمین کے کٹاؤ جیسے بڑے مسائل کو حل کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس مقصد کے لیے سینکڑوں کروڑ روپے کے منصوبے جاری ہیں اور مزید 18000 کروڑ روپے خرچ کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی آسام کے ایک اور بڑے مسئلے یعنی سیلاب اور زمین کے کٹاؤ کو حل کرنے کے لیے ایماندارانہ کوشش کر رہی ہے۔ اس کے لیے اس وقت سینکڑوں کروڑ روپے کے منصوبوں پر کام جاری ہے اور مزید 18000 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ خواتین کو بااختیار بنانے پر بات کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ گزشتہ 10-11 برسوں میں خواتین کی سلامتی، آمدنی اور تعلیم کے میدان میں نمایاں کام ہوا ہے۔

## چھتیس گڑھ ہائی کورٹ کا اہم فیصلہ

### 'گھر میں مذہبی سرگرمی کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں'

دہلی: یکم اپریل (ایجنسیز): مذہبی سرگرمی سے متعلق ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے چھتیس گڑھ ہائی کورٹ نے اہم فیصلہ سنایا ہے۔ عدالت نے کہا کہ کسی شخص کو اپنے گھر میں مذہبی دعائیہ (عبادت) اجتماعات کے انعقاد کے لیے پیشگی اجازت کی ضرورت نہیں ہے بشرطیکہ کسی قانون کی خلاف ورزی نہ ہو۔ ہائی کورٹ کی سنگل بنچ نے اس معاملے میں پولیس کی طرف سے ماضی میں جاری کیے گئے نوٹس کو منسوخ کر دیا۔ عدالت نے پولیس انتظامیہ کو ہدایت کی کہ درخواست گزاروں کے شہری حقوق میں مداخلت نہ کی جائے۔ ریاست کے جانجیر-چامپا ضلع کے نواگڑھ تھانہ علاقے کے گودھنا گاؤں میں رہنے والے دونوں درخواست گزاروں کی رہائش گاہ کی پہلی منزل پر 2016 سے عیسائی پیروکاروں کے لیے پرارتھنا سبھا کی جاتی رہی ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق مذکورہ سرگرمی کی وجہ سے نواگڑھ پولیس اسٹیشن کے انچارج انہیں انڈین سول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 94 کے تحت نوٹس دے کر پریشان کر رہے ہیں۔ درخواست گزاروں نے کہا کہ ایسی مذہبی سرگرمی کے دوران وہاں کوئی ہنگامہ آرائی یا غیر قانونی سرگرمی انجام نہیں دی جاتی اس کے باوجود نوٹس جاری کیے گئے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ 18 اکتوبر 2025، 22 نومبر 2025 اور یکم فروری 2026 کو ان کی رہائش گاہ پر پرارتھنا سبھا منعقد کرنے سے روکنے کے لیے نوٹس بھیجے گئے تھے۔ درخواست گزاروں نے یہ بھی بتایا کہ گرام پنچایت گودھنا نے پرارتھنا سبھا منعقد کرنے کے لیے نو آبجیکشن سرٹیفکیٹ جاری کیا تھا لیکن دباؤ میں سرٹیفکیٹ واپس لے لیا گیا۔ درخواست گزاروں نے عدالت سے نوٹس کو کالعدم کرنے اور پولیس انتظامیہ کو انہیں پریشان کرنے سے روکنے کا مطالبہ کیا۔ ریاستی حکومت کے وکیل نے دلیل دی کہ درخواست گزاروں کے خلاف فوجداری مقدمات درج ہیں اور وہ جیل میں بھی رہ چکے ہیں۔ اس پر درخواست گزاروں کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ درخواست گزاروں نے کبھی بھی مجاز اتھارٹی سے اپنی پرارتھنا سبھا کے انعقاد کے لیے پیشگی اجازت نہیں لی، اس لیے پولیس اتھارٹی کی جانب سے نوٹس جاری کیے گئے۔

## پارلیمنٹ نے دیوالیہ پن (ترمیمی) بل کو منظوری دے دی

نئی دہلی: یکم اپریل (ایجنسیز): راجیہ سبھا میں بدھ کے روز وزیر خزانہ و کارپوریٹ امور نرملا سیتارمن نے کہا کہ دیوالیہ پن اور ادائیگی سے نااہلی ضابطہ (IBC) کی وجہ سے ملک کے بینکنگ نظام میں نمایاں بہتری آئی ہے اور کمرشل بینکوں کے نان پرفارمنگ اثاثوں (NPA) کی وصولی میں بھی مدد ملی ہے۔ انہوں نے ایوان میں "دیوالیہ پن اور ادائیگی سے نااہلی ضابطہ (ترمیمی) بل، 2025" پر بحث کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس بل کے ذریعے IBC میں 12 ترامیم تجویز کی گئی ہیں۔ ان کے جواب کے بعد ایوان بالا نے صوتی ووٹ سے اس بل کو منظور کر لیا۔ لوک سبھا اسے پہلے ہی منظور کر چکی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس بل کا مقصد کمپنیوں کو ختم کرنا نہیں بلکہ ان کے مسائل کا حل فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ اس سے قرض دہندگان کو اپنے قرض کی وصولی میں مدد ملے گی اور یہ عمل کم وقت میں مکمل ہوگا۔ سیتارمن نے کہا کہ IBC کے باعث ہندوستانی بینکاری نظام کی حالت میں کافی بہتری آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ NPA کی وصولی میں اس ضابطے کا موثر کردار رہا ہے۔ ان کے مطابق کمرشل بینکوں کے NPA کی کل وصولی میں IBC کا حصہ 54 فیصد سے زیادہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ IBC کا بنیادی مقصد کبھی بھی اسے قرض کی وصولی کے ایک آلے کے طور پر استعمال کرنا نہیں تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس نظام کی وجہ سے اب دیوالیہ پن سے متعلق معاملات کے حل میں کمپنیاں پہلے کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھا رہی ہیں۔ حکومت نے 12 اگست 2025 کو IBC میں ترمیم کرنے والا بل لوک سبھا میں پیش کیا تھا، جس میں دیوالیہ حل کی درخواستوں کو قبول کرنے میں لگنے والے وقت کو کم کرنے سمیت کئی ترامیم تجویز کی گئی تھیں۔ اس بل کو لوک سبھا کی ایک منتخب کمیٹی کو بھیجا گیا، جس نے دسمبر 2025 میں اپنی رپورٹ پیش کی۔ IBC میں اب تک سات بار ترمیم کی جا چکی ہے۔ کمیٹی نے اس بل میں کل 11 اہم سفارشات کیں، جنہیں حکومت نے قبول کر لیا۔ وزیر خزانہ کے مطابق، حکومت نے ایک اور سفارش شامل کی ہے کہ قرض دہندگان کی کمیٹی کو درخواست دہندگان کے انتخاب کی وجوہات درج کرنا ہوں گی تاکہ شفافیت کو یقینی بنایا جا سکے۔

## ملک بھر میں بدلے گا موسم

نئی دہلی: مشرقی، وسطی اور شمال مغربی ہندوستان کے کچھ حصوں اور جنوب مشرقی جزیرہ نما علاقوں میں اپریل سے جون کے درمیان شدید گرمی کے دنوں کی تعداد معمول سے زیادہ رہنے کا امکان ہے۔ ہندوستان کا محکمہ موسمیات نے منگل کے روز اپنے ماہانہ پیش گوئی میں یہ بات کہی۔ محکمہ کے مطابق اپریل سے جون کے دوران ملک کے کئی حصوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول کے برابر یا اس سے کم رہنے کا امکان ہے۔

## عراق میں امریکی صحافی کا اغوا، تلاش جاری

بغداد: یکم اپریل (ایجنسیز): عراق کے دارالحکومت بغداد میں ایک امریکی صحافی کو منگل کے روز اغوا کر لیا گیا۔ عراق کی وزارت داخلہ نے ایک بیان میں کہا کہ ایک غیر ملکی صحافی کو اغوا کیا گیا ہے، تاہم صحافی کے بارے میں مزید تفصیلات فراہم نہیں کی گئیں۔ وزارت داخلہ کے مطابق، سیکورٹی فورسز نے مستند خفیہ معلومات کی بنیاد پر اغوا کاروں کا سراغ لگانے کے لیے ایک آپریشن شروع کر دیا ہے۔ فورسز نے اغوا کاروں کی ایک گاڑی کو روک لیا جو فرار ہونے کی کوشش میں الٹ گئی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ایک مشتبہ شخص کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اغوا میں استعمال ہونے والی گاڑیوں میں سے ایک کو ضبط کر لیا گیا ہے، جبکہ دیگر ملزمان اب بھی فرار ہیں۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ویڈیو میں امریکی صحافی کے اغوا کا منظر دکھایا گیا ہے۔ ویڈیو میں ایک خاتون سڑک پر کھڑی نظر آتی ہیں کہ اسی دوران بغداد ہوٹل کے قریب السعدون اسٹریٹ پر کچھ افراد ایک گاڑی میں آتے ہیں اور صحافی کو زبردستی گاڑی میں بٹھا کر فرار ہو جاتے ہیں۔ عراق کے مقامی میڈیا کے مطابق اغوا ہونے والی صحافی کی شناخت شیلی کٹلسن کے طور پر ہوئی ہے، جو امریکی پاسپورٹ رکھتی ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ انہیں بازیاب کرانے کی کوششیں جاری ہیں۔ شیلی کٹلسن ایک فری لانس اور ایوارڈ یافتہ صحافی ہیں، جو ایران کے خلاف جاری امریکہ-اسرائیل جنگ کی کوریج کے لیے عراق گئی تھیں۔ بغداد میں واقع امریکی سفارت خانے کے ترجمان نے اس معاملے پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ امریکی اخبار "دی وال اسٹریٹ جرنل" نے حکام کے حوالے سے رپورٹ کیا ہے کہ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے قریبی ساتھیوں سے کہا ہے کہ اگر آبنائے ہرمز بڑی حد تک بند بھی رہے تو وہ ایران کے خلاف فوجی کارروائی ختم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ دنوں میں ٹرمپ اور ان کے ساتھیوں نے اندازہ لگایا ہے کہ آبنائے ہرمز کو زبردستی کھلوانے کے لیے مہم چلانے سے تنازع ان کی مقررہ مدت یعنی چار سے چھ ہفتوں سے آگے بڑھ سکتا ہے۔ خبر کے مطابق ٹرمپ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایران کی بحریہ کو کمزور کرنے اور اس کے میزائل ذخیرے کو نقصان پہنچانے جیسے بنیادی اہداف حاصل کرنے کے بعد موجودہ فوجی کشیدگی کو بتدریج ختم کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ تہران پر سفارتی دباؤ ڈال کر تجارتی راستوں کی بحالی کی کوشش کی جائے۔

## مودی آسام میں 'ڈبل انجن' کی جگہ 'ڈبل غلامی' کی حکومت چلا رہے ہیں: پرینکا گاندھی

دہلی: یکم اپریل (ایجنسیز): "نریندر مودی یہاں آ کر کہتے تھے کہ ہم ڈبل انجن کی حکومت چلائیں گے لیکن حقیقت میں یہ ڈبل غلامی کی حکومت چلا رہے ہیں۔ نریندر مودی امریکہ کے غلام بن گئے ہیں اور ہیمنت بسوا سرما یہاں مودی کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ آج نریندر مودی کی پالیسیوں کے سبب پورے ملک میں بحران والی حالت ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ ڈبل غلامی کی حکومت آسام کی حکومت کو غلام بنا دے۔" یہ بیان آج کانگریس جنرل سکریٹری اور آسام اسکریننگ کمیٹی کی چیف پرینکا گاندھی نے آسام واقع نا ظرہ میں ایک انتخابی تشہیر کے دوران دیا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ "آسام کی عوام کو اپنے حق کے لیے کھڑا ہونا ہوگا۔ ہم سبھی کو مل کر ایسا آسام بنانا ہے، جہاں ہر نوجوان کے پاس کام ہو، بدعنوانی کا خاتمہ ہو اور لوگ خوشحال ہوں۔" پرینکا گاندھی نے لوگوں کی زبردست بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے بی جے پی پر ریاست کی شناخت کے ساتھ ساتھ ثقافت کو بھی نقصان پہنچانے کا الزام عائد کیا۔ انھوں نے کہا کہ "جب ہم اہوم ثقافت اور سماج کی بات کرتے ہیں تو ہمیں فخر ہوتا ہے کہ اس سماج نے ملک کو بہت کچھ دیا ہے۔ جب ہم آپ کی تہذیب

اور ثقافت کے بارے میں سوچتے ہیں تو بھوپین ہزاریکا جی اور زوبین گرگ جی کی یاد آتی ہے۔ جب زوبین نہیں رہے تو ہم نے دیکھا کہ آسام سمیت پورا ملک رو رہا تھا۔ وہ اہوم اور آسام کی آواز تھے۔ ان کا عوام کے ساتھ محبت کا رشتہ تھا۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "زوبین جی نے جو راستہ دکھایا، اس پر سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ ہمیں ان سے جڑے لوگوں کے لیے کام کرنا چاہیے اور ایک بہتر آسام بنانا چاہیے۔" ریاست کی ہیمنت بسوا سرما حکومت کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ "آسام کے بھی قبائل ہیں، جنھیں ایس ٹی (درج فہرست قبائل) کا درجہ دینے کا وعدہ کیا گیا، لیکن اتنے سالوں سے حکومت ہونے کے بعد بھی وہ وعدہ پورا نہیں کیا گیا۔" وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ "میری بہنیں مہنگائی سے پریشان ہیں۔ بچوں کی فیس، کتابیں، کھانے پینے کی چیزیں...... سب کچھ مہنگی ہو چکی ہیں۔ اس مہنگائی نے تہواروں کو بھی پھیکا کر دیا ہے۔ آسام کی ثقافت میں خواتین کو مضبوطی دی گئی ہے، لیکن یہ حکومت تو خواتین کو بھی آگے نہیں بڑھانا چاہتی۔" وزیر اعلیٰ ہیمنت بسوا سرما پر بدعنوانی کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے پرینکا گاندھی نے کہا کہ "وہ صرف بدعنوانی میں مصروف ہیں۔ آسام کے وزیر اعلیٰ اور نریندر مودی صرف اپنا مفاد دیکھ رہے ہیں۔ یہ دونوں وہی کام کرتے ہیں، جس میں ان کا فائدہ ہوتا ہے۔ مودی اور ہیمنت چاہتے ہیں کہ عوام کو ذرا دھمکا کر حکومت کی جائے۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آسام میں ایسی حکومت بنے جو آپ کو بغیر ڈرائے دھمکائے کام کرے، آپ کی خدمت کرے، آپ کی تہذیب و ثقافت کو آگے بڑھائے۔" لوگوں کی جمع بھیڑ سے انھوں نے اپیل کی کہ اسمبلی انتخاب میں کانگریس امیدواروں کو کامیاب بنا کر بدعنوان لوگوں کو اقتدار سے باہر کریں۔

## ایران کا کویت کے بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ڈرون حملہ

### ایندھن ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں میں لگی آگ

کویت سٹی: یکم اپریل (ایجنسیز): کویت کی سول ایوی ایشن اتھارٹی نے بدھ کے روز کہا کہ کویت بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ایک ڈرون حملہ ہوا، جس سے ایندھن ذخیرہ کرنے والے ٹینکوں میں زبردست آگ لگ گئی۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ گلف نیوز کے دبئی کے دفتر سے شیئر کی گئی ایک رپورٹ کے مطابق، سول ایوی ایشن اتھارٹی کے سرکاری ترجمان عبداللہ الراجحی نے کہا کہ یہ حملہ ایران اور اس کے اتحادی مسلح گروپوں نے کیا ہے۔ انہوں نے اسے ہوائی اڈے پر ایک کھلا حملہ قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈرون نے کویت ایوی ایشن فیول کمپنی کے ایندھن کے ٹینکوں کو نشانہ بنایا جس سے اس جگہ پر زبردست آگ لگ گئی۔ صورتحال پر قابو پانے کے لیے فوری طور پر ایمرجنسی فورسز کو روانہ کر دیا گیا۔

## حج تربیتی کیمپ

تمام عازمین حج کو یہ اطلاع دیتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی ایک حج تربیتی کیمپ رکھا گیا ہے۔

مہمان خصوصی

سید شاہ مصطفیٰ علی صوفی المعروف سعید پاشاہ قادری صاحب قبلہ
و
مرتضیٰ علی صوفی المعروف حیدر پاشاہ قادری صاحب قبلہ

بتاریخ: ۲؍اپریل ۲۰۲۶ء، بروز جمعرات صبح ۱۰:۳۰ تا نماز عصر

بمقام: شالیمار کنونیشن ہال، مال ٹیکڑی روڈ، دیگلور ناکہ، ناندیڑ

اپیل: تمام عازمین حج سے گزارش ہے کہ اس کیمپ میں وقت مقررہ پر حاضر رہ کر استفادہ حاصل کریں۔

हज तरबीयती कॅम्प

बतारीख व वक्त

2 एप्रील 2026 बरोज जुमेरात सुब्हा 10:30 बजे से नमाजे असर तक

बमुखाम : शालीमार कन्वेनशन हॉल मालटेकडी रोड, देगलुर नाका नांदेड.

मो. 9422873191

# ورقِ تازہ

02 April 2026

ادار یہ

## اردو صحافت کو درپیش چیلنج

ٹیکنالوجی کی بساط پر مصنوعی ذہانت یا اے آئی نے جس تیزی سے اپنے مہرے سیٹ کیے ہیں، اس نے پوری دنیا کے فکری اور تخلیقی ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ صحافت، جو کبھی صرف انسانی مشاہدے اور قلم کی جولانی کا نام تھی، اب الگورتھمز اور ڈیٹا پروسیسنگ کے ایک نئے دور میں داخل ہو چکی ہے۔ اردو صحافت، جو اپنی تہذیبی جڑوں اور مخصوص اسلوب کی وجہ سے ایک الگ پہچان رکھتی ہے، آج ایک ایسے موڑ پر کھڑی ہے جہاں اسے اپنی بقا کے لیے جدید ترین اوزاروں سے مصالحت کرنی ہوگی۔ یہ محض ایک نئی سہولت نہیں ہے بلکہ ایک ایسا انقلاب ہے جو خبر کے تصور سے لے کر اس کی ترسیل تک سب کچھ بدلنے کی طاقت رکھتا ہے۔ ہم اکثر یہ سمجھ کر اطمینان کر لیتے ہیں کہ اردو ایک پیچیدہ اور ادبی زبان ہے جسے مشین کبھی پوری طرح نہیں سمجھ پائے گی، لیکن یہ خام خیالی اب ٹوٹ رہی ہے۔ اے آئی نے زبان کے ترجمے اور مواد کی تخلیق میں جو مہارت حاصل کر لی ہے، اس نے روایتی ادارتی میزوں پر بیٹھے لوگوں کے لیے خطرے کی گھنٹی بجادی ہے۔ اگر ہم نے اب بھی ٹیکنالوجی سے آنکھیں چرائے رکھیں تو اردو اخبارات محض تاریخ کے اوراق میں دب کر رہ جائیں گے۔ دنیا بھر میں خبروں کے بیورو اب رپورٹنگ کے لیے اے آئی کا سہارا لے رہے ہیں تاکہ انسانی غلطی کا امکان کم سے کم ہو اور معلومات کی رفتار بجلی سے بھی تیز ہو۔ ڈیجیٹل میڈیا کے اس ہنگامے میں اردو صحافت کا سب سے بڑا مسئلہ معیار کا گرنا ہے۔ فیس بک اور واٹس ایپ پر چلنے والی ادھوری اور غیر مصدقہ خبریں اب اخبارات کی سرخیوں میں جگہ پانے لگی ہیں۔ اے آئی نے جہاں خبر بنانا آسان کیا ہے، وہیں "فیک نیوز" یا جھوٹی معلومات کی فیکٹریوں کو بھی جلا بخشی ہے۔ ایک ایسا دور جہاں کسی کی بھی آواز بدلی جا سکتی ہے اور کسی کا بھی چہرہ کسی ویڈیو میں فٹ کیا جا سکتا ہے، وہاں اردو اخبار کے ایڈیٹر کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اب صحافت صرف خبر دینا نہیں بلکہ سچ اور جھوٹ کے درمیان ایک فلٹر بننے کا نام ہے۔

اردو کے اکثر اخبارات آج بھی اسی پرانے ڈھانچے پر چل رہے ہیں جہاں انگریزی خبروں کا لفظی ترجمہ کر کے صفحات بھر دیے جاتے ہیں۔ اے آئی کے دور میں یہ روش اب نہیں چلے گی۔ مشین ترجمہ تو کر سکتی ہے لیکن وہ اس زبان کا مزاج اور محاورہ نہیں سمجھتی۔ اردو صحافت کو اگر زندہ رہنا ہے تو اسے اپنی زبان کی چاشنی کو بچاتے ہوئے ٹیکنالوجی کو اپنا غلام بنانا ہوگا۔ ہمیں ایسے صحافیوں کی ضرورت ہے جو اے آئی ٹولز کا استعمال جانتے ہوں لیکن ان کا ذہن اردو کی کلاسیکی روایت سے بھی جڑا ہو۔ جب تک ٹیکنالوجی اور تخلیق کا یہ سنگم نہیں ہوگا، اردو صحافت میں وہ دم پیدا نہیں ہوگا جو قاری کو اپنی طرف کھینچ سکے۔ مصنوعی ذہانت کا ایک تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ یہ انسانی تخلیق کو میکانکی بنا دیتی ہے۔ اردو صحافت کی خوبصورتی اس کے اداریوں اور کالموں میں چھپے انسانی جذبات اور سماجی درد میں تھی۔ اگر ہم نے سب کچھ اے آئی کے سپرد کر دیا تو اخبار کی روح ختم ہو جائے گی۔ قاری کو ایک ایسا مواد ملے گا جو قواعد و ضوابط کے لحاظ سے تو شاید درست ہو لیکن اس میں وہ تڑپ نہیں ہوگی جو معاشرے میں تبدیلی لاتی ہے۔ ہمیں ٹیکنالوجی کو صرف ایک مددگار کے طور پر لینا چاہئے، نہ کہ اسے اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی سونپ دینی چاہئے۔ ڈیٹا جرنلزم اب دنیا کا نیا رخ ہے، اور اردو صحافت اس میدان میں بہت پیچھے ہے۔ اے آئی کے ذریعے ہم پیچیدہ معاشی اعداد و شمار، انتخابی نتائج اور سماجی تبدیلیوں کا گرافکس کے ذریعے ایسا نقشہ کھینچ سکتے ہیں جو عام قاری کے لیے سمجھنا آسان ہو۔ لیکن ہمارے ہاں اب بھی کالموں کے انبار لگائے جاتے ہیں جنہیں پڑھنے کا وقت نئی نسل کے پاس نہیں ہے۔ اردو صحافت کو اب "کم الفاظ اور زیادہ معلومات" کے فارمولے پر آنا ہوگا۔ بصری صحافت (Visual Journalism) کا دور ہے اور اے آئی اس کام کو سیکنڈوں میں کر سکتی ہے، بشرطیکہ ہم اسے استعمال کرنے کی ہمت پیدا کریں۔

اردو اخبارات کے مالکان کو یہ سمجھنا ہوگا کہ ٹیکنالوجی پر سرمایہ کاری اب عیاشی نہیں بلکہ ضرورت ہے۔ اگر ہم اپنے عملے کو جدید ترین سافٹ ویئرز کی تربیت نہیں دیں گے تو ہم عالمی مقابلے سے باہر ہو جائیں گے۔ صحافت اب صرف کاغذ کے سیاہ کرنے کا نام نہیں رہی بلکہ یہ ملٹی میڈیا پلیٹ فارمز پر اپنی موجودگی درج کرانے کا نام ہے۔ یوٹیوب، پوڈ کاسٹ اور سوشل میڈیا کے الگورتھمز کو سمجھے بغیر ہم اپنی بات عوام تک نہیں پہنچا سکتے۔ اے آئی ان تمام پلیٹ فارمز پر اردو مواد کی رسائی بڑھانے میں ایک بہترین ہتھیار ثابت ہو سکتی ہے۔ فیک نیوز کے خلاف جنگ میں اردو صحافت کو اپنا ایک ایسا خودکار نظام بنانا ہوگا جو منٹوں میں خبر کی تصدیق کر سکے۔ اے آئی کے پاس وہ ٹولز موجود ہیں جو انٹرنیٹ پر موجود کروڑوں معلومات کو کھنگال کر سچ سامنے لا سکتے ہیں۔ اگر اردو اخبارات اپنے قارئین کو یہ یقین دلانے میں کامیاب ہو گئے کہ ان کی دی ہوئی خبر پتھر کی لکیر ہے، تو ڈیجیٹل دور میں بھی ان کی ساکھ کو کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ اعتبار ہی وہ سکہ ہے جو صحافت کی منڈی میں ہمیشہ چلتا ہے، چاہے ٹیکنالوجی کتنی ہی کیوں نہ بدل جائے۔ آنے والا وقت ان لوگوں کا ہے جو ٹیکنالوجی کے گھوڑے پر سواری کرنا جانتے ہیں۔ اردو صحافت کو اب اپنے خول سے باہر نکل کر عالمی صحافت کے ہم پلہ ہونا پڑے گا۔ ہمیں ایسے نئے اسلوب وضع کرنے ہوں گے جو اے آئی کے دور میں بھی اپنی انفرادیت برقرار رکھ سکیں۔ یہ جنگ صرف بقا کی نہیں بلکہ برتری کی ہے۔ اگر ہم نے اپنی فکری اساس کو مضبوط رکھا اور ٹیکنالوجی کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا، تو اردو صحافت کا یہ نیا دور پہلے سے کہیں زیادہ توانا اور اثر انگیز ثابت ہوگا۔ ہمیں یاد رکھنا ہوگا کہ مشین کے پاس دماغ تو ہو سکتا ہے، لیکن ضمیر صرف انسان کے پاس ہوتا ہے۔ نئی نسل جواب اردو پڑھنے سے کتراتی ہے، اسے اپنی طرف مائل کرنے کے لیے ہمیں ڈیجیٹل اردو کا ایک نیا معیار قائم کرنا ہوگا۔ اے آئی کی مدد سے ہم ایسے فیچرز اور انٹرایکٹو مواد تیار کر سکتے ہیں جو نوجوانوں کے ذوق کے مطابق ہو۔ اردو صحافت کا وقار اسی میں ہے کہ وہ وقت کے بدلتے ہوئے دھارے کے ساتھ بہنے کے بجائے اس دھارے کا رخ موڑنے کی طاقت پیدا کرے۔

## آبنائے باب المندب: 36 کلومیٹر چوڑے مگر مصروف ترین تجارتی راستے کی ممکنہ بندش دنیا کو کیسے متاثر کرے گی؟

ایران کی جانب سے بحیرہ احمر کے ایک اہم تجارتی راستے کو بند کرنے سے متعلق دھمکیوں نے عالمی تجارت میں مزید رکاوٹوں کے خدشات کو بڑھا دیا ہے۔ ایران پہلے ہی آبنائے ہرمز کو مؤثر طور پر بند کر چکا ہے، جس کے باعث بحری ٹریفک شدید متاثر ہے، اور اب ایران آبنائے 'باب المندب' کو متاثر کرنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ باب المندب، خلیج عدن کو بحیرہ احمر اور پھر نہر سویز سے جوڑتی ہے۔ ایران واضح کر چکا ہے کہ اگر امریکہ کی جانب سے ایران کے خلاف کوئی زمینی کارروائی کی گئی تو وہ جنگ میں 'دیگر محاذ' کھول سکتا ہے۔ پاسدارانِ انقلاب سے منسلک تسنیم نیوز ایجنسی نے ایک ایرانی فوجی ذریعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ 'آبنائے باب المندب دنیا کی سٹریٹجک آبناؤں میں سے ایک سمجھی جاتی ہے، اور ایران کے پاس اس حوالے سے ایک مکمل اور قابل اعتبار خطرہ پیدا کرنے کی خواہش اور صلاحیت دونوں موجود ہیں۔' ایران ماضی قریب میں بھی دھمکی دے چکا ہے کہ اگر امریکہ اس کے خارگ جزیرے پر حملہ کرتا ہے، تو وہ آبنائے باب المندب کو متاثر کرے گا۔ دوسری جانب دو روز قبل امریکی صدر ٹرمپ نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ ایران کا 'تیل حاصل' کرنا چاہتے ہیں اور اس حوالے سے جزیرہ خارگ پر قبضہ کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ بحرِ ہند اور خلیج عدن سے آنے والی بحری ٹریفک کو نہر سویز تک رسائی کے لیے لازمی طور پر اس آبنائے سے گزرنا پڑتا ہے۔ 115 کلومیٹر لمبی اور 36 کلومیٹر چوڑی یہ آبنائے سنہ 1869 میں نہر سویز کی تعمیر کے بعد عالمی تجارت میں ایک ایسی ناگزیر کڑی بن گئی تھی، جس نے یورپ اور ایشیا کے درمیان سب سے مختصر سمندری راستہ فراہم کیا۔ بحیرہ احمر میں موجود یہ آبنائے اب دنیا کے مصروف ترین راستوں میں سے ایک ہے، اور تقریباً ایک چوتھائی عالمی بحری ٹریفک اسی راستے سے گزرتی ہے۔ آبنائے ہرمز سے دنیا کو سپلائی ہونے والے تیل کا 20 فیصد حصہ گزرتا ہے جبکہ اندازوں کے مطابق آبنائے باب المندب کی ممکنہ بندش مزید 12 فیصد عالمی تیل کی ترسیل کو متاثر کرے گی۔ امریکی انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن کے مطابق، روزانہ تقریباً 50 لاکھ بیرل تیل، جو مشرقِ وسطیٰ اور ایشیائی ممالک سے آتا ہے اور مغرب کی جانب جاتا ہے، اسی آبنائے سے گزرتا ہے۔ مزید یہ کہ عالمی مائع قدرتی گیس (ایل این جی) کی آٹھ فیصد ترسیل بھی اس آبنائے سے ہوتی ہے۔ آبنائے ہرمز کے مؤثر طور پر بند ہونے کے بعد، بحیرہ احمر نے عالمی تجارت میں مزید اہمیت حاصل کر لی ہے۔ سعودی عرب نے باب المندب کو یَنْبُع بندرگاہ سے سعودی تیل کی ترسیل کے لیے ایک گزرگاہ کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ ریاض اپنی مشرقی آئل فیلڈز سے روزانہ لاکھوں بیرل خام تیل وہاں ایک پائپ لائن کے ذریعے بھیجتا ہے۔ خام تیل اور گیس کے علاوہ، باب المندب مشرق اور مغرب کے درمیان مرکزی تجارتی رابطے کا حصہ بھی ہے، جہاں سے روزانہ درجنوں کارگو جہاز گزرتے ہیں۔

آبنائے باب المندب پر کسی بھی ممکنہ حملے کا امکان زیادہ تر حوثی باغیوں کی جانب سے ہوگا، جو یمن میں ایران کا حمایت یافتہ سیاسی و عسکری گروہ ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز سے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بات کرتے ہوئے ایک حوثی رہنما نے کہا کہ وہ 'عسکری طور پر تیار' ہے تاکہ تہران کی حمایت میں آبنائے باب المندب کو نشانہ بنا سکیں۔ یاد رہے کہ 28 مارچ کو حوثیوں نے اسرائیل پر حملہ کیا، جو ایران کے ساتھ امریکہ، اسرائیل جنگ میں اُن کی جانب سے کیا جانے والا پہلا حملہ تھا۔ اسرائیل نے بتایا تھا کہ انھوں نے یمن سے آنے والے دو میزائل مار گرائے ہیں۔ حوثی گروہ یمن میں بحیرہ احمر کے ساحل پر قابض ہے اور اس نے غزہ جنگ کے دوران آبنائے باب المندب کو نشانہ بھی بنایا تھا۔ اس نوعیت کی کارروائیوں میں حوثیوں نے میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے 100 سے زیادہ تجارتی جہازوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں دو جہاز ڈوبے جبکہ چار سیلرز ہلاک ہوئے۔ نومبر 2023 میں حوثی باغیوں نے ہیلی کاپٹر استعمال کرتے ہوئے بحیرہ احمر میں جاپان آپریٹڈ اور برطانوی ملکیت والے کارگو جہاز 'گلیکسی لیڈر' کو ہائی جیک کر لیا تھا۔ اگرچہ اس موقع پر حوثیوں نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ صرف اسرائیل سے تعلق رکھنے والے جہازوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، لیکن ان حملوں کو وسیع پیمانے پر بلا امتیاز قرار دیا گیا، جس کے نتیجے میں دنیا کی کئی بڑی شپنگ اور آئل کمپنیوں کا اس علاقے سے گزرنا معطل کر دیا۔ یہ حملے بالآخر اُس وقت کم ہو گئے جب امریکہ نے دعویٰ کیا کہ حوثی پیچھے ہٹ گئے ہیں، جبکہ حوثیوں نے جوابی دعویٰ کیا کہ اصل میں امریکہ ہی پیچھے ہٹا ہے۔ تاہم تجزیہ کاروں کو خدشہ ہے کہ ایران جنگ کے تناظر میں اس نوعیت کے حملے دوبارہ شروع ہو سکتے ہیں۔ بی بی سی کی نامہ نگار برائے بین الاقوامی اُمور لِز ڈوسیٹ کہتی ہیں کہ 'ہمیشہ امکان ظاہر کیا جاتا رہا ہے کہ اگر ایران جنگ طول پکڑتی ہے تو یمن کے حوثی اس میں شامل ہوں گے۔' انھوں نے کہا کہ 'حوثی، جو شمال مغربی یمن میں اثر و رسوخ رکھتے ہیں، نے اب تک اپنا سب سے طاقتور ہتھیار استعمال نہیں کیا یعنی باب المندب میں ٹریفک کو متاثر کرنے کی صلاحیت۔' 26 فروری کو امریکی محکمہ ٹرانسپورٹیشن کی میری ٹائم ایڈمنسٹریشن نے ایک نوٹس میں کہا تھا کہ 'اگرچہ حوثی دہشت گرد گروہ نے اکتوبر 2025 میں اسرائیل اور غزہ کے درمیان جنگ بندی کے بعد سے تجارتی جہازوں پر حملہ نہیں کیا، لیکن وہ اب بھی اس خطے میں امریکی اثاثوں، بشمول تجارتی جہازوں، کے لیے خطرہ ہیں۔'

باب المندب کا مطلب عربی میں 'آنسوؤں کا دروازہ' یا 'غم کا دروازہ' ہے۔ یہ نام اُن خطرات کی عکاسی کرتا ہے، جیسا کہ سمندر کے تیز دھارے، غیر متوقع ہوائیں، قزاقی کے خطرات اور علاقائی تنازعات۔ سنہ 2008 سے سنہ 2012 کے درمیان آبنائے باب المندب اور اس کے اردگرد کے پانیوں میں قزاقی کے متعدد واقعات پیش آئے۔ زیادہ تر صومالی گروہوں کی جانب سے کیے گئے ان حملوں کے دوران تجارتی جہازوں کے عملے کو اغوا کر کے تاوان طلب کیا گیا۔ ان واقعات نے عالمی برادری اور شپنگ کمپنیوں کو اس خطے میں سکیورٹی بڑھانے پر مجبور کیا تھا۔ آج اس راستے کی بندش توانائی کے بازار کے بحران کو مزید سنگین بنا دے گی، جو پہلے ہی آبنائے ہرمز کی صورتحال سے انتہائی دباؤ کا شکار ہے۔ خلیج میں شپنگ کی راہ میں رکاوٹ نے برینٹ خام تیل کی قیمت کو بہت بڑھا دیا ہے۔ یاد رہے کہ یکم اپریل کو برینٹ خام تیل کی مئی کے مہینے میں فراہمی کے لیے مارچ میں ہونے والے سودوں میں ریکارڈ 64 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے اور ماہرین کے مطابق یہ 1990 کی خلیجی جنگ کے بعد ہونے والا سب سے زیادہ ماہانہ اضافہ ہے۔ عالمی تجارت، جو عام صارفین کی مصنوعات سے لے کر زرعی اجناس تک وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ہے، بھی اس کے اثرات محسوس کر رہی ہے۔ ایک اور اہم بحری راستے میں خلل اشیائے ضروریہ کی قیمتوں کو مزید بڑھا سکتا ہے اور ایران کے ساتھ تنازع کے معاشی اثرات کو مزید گہرا کر سکتا ہے۔

(بی بی سی اردو)

## 'ناکامی کے امکانات سے بھرپور':
## ایرانی یورینیم قبضے میں لینے کا ممکنہ امریکی منصوبہ اِتنا خطرناک کیوں ہے؟

ڈینیل بُش

امریکی فوج کا ایران کی کسی خفیہ زیرِ زمین جوہری تنصیب پر دھاوا بول کر افزودہ یورینیم کے ذخیرے پر قبضہ کرنا سُننے میں شاید ناممکن سا محسوس ہو لیکن اطلاعات کے مطابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ اِس آپشن پر غور کر رہے ہیں تاکہ اس جنگ کا بنیادی مقصد یعنی 'ایران کو جوہری ہتھیار بنانے سے روکنا' حاصل کیا جا سکے۔ بی بی سی سے بات کرنے والے چند فوجی ماہرین اور امریکی محکمۂ دفاع کے سابق عہدیداروں کے مطابق اس نوعیت کا کوئی بھی ممکنہ آپریشن 'انتہائی مشکل' اور 'خطرات سے بھرپور' ہوگا۔ ماہرین کے مطابق اس کے لیے زمینی فوج کی تعیناتی درکار ہوگی اور اسے مکمل کرنے میں کئی دن بلکہ ہفتے بھی لگ سکتے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ کے لیے امریکہ کے سابق نائب معاون وزیرِ دفاع مِک ملروئے کا کہنا ہے کہ یورینیم کے ذخیرے کو قبضے میں لینا 'تاریخ کی سب سے پیچیدہ فوجی کارروائیوں میں سے ایک' ہوگی۔ رپورٹس کے مطابق یہ معاملہ (یورینیم پر قبضہ کرنا) اُن کئی فوجی اقدامات میں سے ایک ہے جو صدر ٹرمپ ایران کے خلاف اختیار کر سکتے ہیں۔ دیگر اقدامات میں امریکہ کی جانب سے ایران کے جزیرے 'خارگ' کا کنٹرول سنبھالنا بھی شامل ہے تاکہ ایران پر دباؤ ڈالا جا سکے کہ وہ آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی ختم کرے اور اسے بین الاقوامی ٹریفک کے لیے مکمل طور پر کھول دے۔ ٹرمپ انتظامیہ ممکنہ طور پر نئے فوجی آپریشنز کی دھمکیوں کو ایران کو مذاکرات کی میز پر لانے کے لیے بھی استعمال کر رہی ہے۔ منگل کو بی بی سی کے امریکی شراکت دار ادارے 'سی بی ایس نیوز' کو دیے گئے انٹرویو میں صدر ٹرمپ نے اس بات پر تبصرہ کرنے سے گریز کیا کہ آیا ایران کی افزودہ یورینیم کے ذخائر پر قبضہ کرنے یا انھیں تباہ کیے بغیر امریکہ کے لیے اس جنگ میں کامیابی کا اعلان ممکن ہوگا یا نہیں۔ سوال کے جواب میں انھوں نے ایرانی یورینیم ذخیرے کی اہمیت کو کچھ کم ظاہر کیا اور اس ضمن میں گذشتہ جون میں ایرانی جوہری تنصیبات پر امریکی حملے کے نتیجے میں ہونے والے نقصان کا حوالہ دیا۔ جون 2025 کے اس حملے کے بعد ٹرمپ نے دعویٰ کیا تھا کہ ایران کی جوہری صلاحیت کو ملیا میٹ کر دیا گیا ہے۔ ٹرمپ نے سی بی ایس نیوز کو بتایا کہ 'یہ (یورینیم) اتنی گہرائی میں دفن ہے کہ کسی کے لیے بھی اسے حاصل کرنا بہت مشکل ہوگا۔ یہ بہت نیچے ہے، اس لیے کافی محفوظ ہے۔ لیکن فیصلہ ہم کریں گے کہ کیا ہونا ہے۔' اُن کے یہ بیانات اِس وقت سامنے آئے ہیں جب وال سٹریٹ جرنل نے رپورٹ کیا کہ امریکا اس مواد (یورینیم) کو نکالنے کے ایک آپریشن کرنے پر غور کر رہا ہے۔ تاہم وائٹ ہاؤس کے مطابق ٹرمپ نے ابھی تک اس معاملے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا ہے۔

ماہرین کے مطابق ایران کے یورینیم کے ذخیرے کو نشانہ بنانے والا کوئی بھی آپریشن کئی بڑے لاجسٹک چیلنجز یعنی انتظامی مشکلات کا سامنا کرے گا۔ سینیئر امریکی حکام کے مطابق جاری جنگ کے آغاز پر ایران کے پاس تقریباً 440 کلوگرام یورینیم موجود تھا جو 60 فیصد تک افزودہ کیا گیا تھا۔ اس مواد کو نسبتاً کم وقت میں 90 فیصد تک مزید افزودہ کیا جا سکتا ہے، جو کہ ہتھیاروں کے طور پر استعمال کیے جانے کے درجے کی یورینیم کے لیے درکار حد ہے۔ امریکی اندازوں کے مطابق ایران کے پاس تقریباً 1000 کلوگرام یورینیم 20 فیصد تک افزودہ شدہ حالت میں بھی موجود ہے، جبکہ 8500 کلوگرام یورینیم 6.3 فیصد تک افزودہ ہے، اور جو میڈیکل ریسرچ یعنی طبی تحقیق کے لیے قابل قبول حد سمجھی جاتی ہے۔ ایران کے پاس موجود زیادہ تر اعلیٰ درجے کے افزودہ یورینیم، جسے نسبتاً آسانی سے بموں یا میزائلوں کے مواد میں تبدیل کیا جا سکتا ہے، کے بارے میں خیال ہے کہ اسے اصفہان میں واقع جوہری تنصیب میں محفوظ رکھا گیا ہے۔ یہ تنصیب ایران کے تین زیرِ زمین جوہری مراکز میں سے ایک ہے جنھیں گذشتہ سال امریکا اور اسرائیل کے مشترکہ فضائی حملوں میں نشانہ بنایا گیا تھا۔ تاہم یہ واضح نہیں کہ اعلیٰ درجے کا کتنا ایرانی یورینیم دیگر مقامات پر محفوظ ہے۔ اوباما اور ٹرمپ انتظامیہ میں خدمات انجام دینے والے سابق سینیئر امریکی دفاعی عہدیدار جیسن کیمبل کے مطابق اگر امریکا کو درست طور پر معلوم ہو کہ یہ ذخیرہ کہاں موجود ہے تو اسے حاصل کرنے کا فوجی آپریشن نسبتاً آسان ہو سکتا ہے۔ کیمبل نے مزید کہا کہ 'بہترین ممکنہ صورتحال یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ یورینیم کہاں موجود ہے۔ اگر یہ چار مختلف مقامات پر پھیلا ہوا ہے تو پھر ممکنہ آپریشن کی پیچیدگی کی سطح بالکل مختلف ہو جائے گی اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ یقین کے ساتھ کسی ایک مقام پر آپریشن نہیں کر سکتے اور غلطی کی صورت میں نقصان زیادہ ہو سکتا ہے۔' اصفہان کے علاوہ کچھ اعلیٰ درجے کا افزودہ یورینیم دو دیگر مقامات جن میں 'فردو' اور 'نطنز' شامل ہیں، میں بھی محفوظ ہو سکتا ہے اور یہ بھی وہ دیگر دو افزودگی کی تنصیبات ہیں جنھیں گذشتہ سال کیے گئے آپریشن 'مڈنائٹ ہیمر' میں نشانہ بنایا گیا تھا۔ بین الاقوامی جوہری توانائی ایجنسی کے ڈائریکٹر رافیل گروسی نے گذشتہ ماہ کہا تھا کہ 'ایران کا زیادہ تر اعلیٰ درجے کا افزودہ یورینیم اصفہان میں محفوظ ہے، جبکہ کچھ اضافی مواد نطنز میں موجود ہے۔' تاہم گروسی کے مطابق مزید تفصیلی معلومات دستیاب نہیں کیونکہ سنہ 2025 میں امریکا اور اسرائیل کی فضائی مہم کے بعد انسپکٹرز کے ایران سے انخلا کے بعد سے انھوں نے اِن مقامات کا دورہ نہیں کیا۔ گروسی نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران یہ بھی کہا تھا کہ 'بہت سے سوالات ایسے ہیں جن کی وضاحت ہم اسی وقت کر سکیں گے جب ہم دوبارہ وہاں جا سکیں گے اور ان تنصیبات کا تفصیلی جائزہ لے سکیں گے۔' یہ فرض کرتے ہوئے کہ امریکا کو معلوم بھی ہو کہ اعلیٰ درجے کا افزودہ یورینیم کہاں موجود ہے اس تک رسائی حاصل کرنا ایک اور بڑا اور انتہائی پیچیدہ چیلنج ہے۔ اس بات کے شواہد موجود ہیں کہ ایران نے امریکا اور اسرائیلی حملوں سے پہلے اپنی ایک جوہری تنصیب کے قریب ایک زیرِ زمین کمپلیکس کو مزید مضبوط کیا تھا۔

(بی بی سی اردو)

# عیدگاہ

## راہ نما:
از : مبارک کاپڑی

(پردہ اُٹھتا ہے) عیدگاہ کا منظر ہے۔ ابھی نماز و خطبہ پورا ہوا اور سبھی ایک دوسرے سے گلے مل کر گھر واپس چل پڑے ہیں)

جاوید: ساجد تم کو میں نے گھر پر آواز دی۔ پھر میں آگے بڑھ گیا۔

ساجد: ارے ہاں صبح ہی صبح ابّو کا لیکچر شروع ہوا۔

جاوید: کیوں، کیا ہوا؟

ساجد: وہی یار۔۔۔ کہہ رہے تھے تمہارے دوست ایسے ہیں۔۔۔ ویسے ہیں۔ دادی کتنا سمجھا رہی تھیں کہ عید کے روز یہ جھگڑا چھوڑو مگر ابّو کہاں ماننے والے۔۔۔ بس اس میں دیر ہوگئی عیدگاہ پہنچتے پہنچتے۔

راشد: میرے ساتھ بھی آج یہی ہوا۔

جاوید: کیا ہوا؟

راشد: گھر کے سب لوگ پریشان ہیں کہ ڈگری تو ہاتھ میں ملے دو سال ہو گئے مگر ابھی تک نوکری نہیں ملی۔ اور تو اور اب میری چھوٹی بہن بھی ہر روز پوچھتی ہے: "بھیّا، کب نوکری ملے گی آپ کو"۔ بیچاری کو معلوم نہیں ہے ہم کیا کیا پاپڑ بیل رہے ہیں نوکری کے لئے۔

ساجد: ارے دو روز قبل تم کسی کمپنی میں انٹرویو دینے گئے تھے اُس کا کیا ہوا؟

راشد: میری فائل تو چیئرمن کی کیبن میں گئی مگر انٹرویو لئے بغیر وہ واپس آگئی۔

جاوید: راشد خان۔۔۔ یہ نام دیکھ کر ہی واپس کئے ہوں گے فائل۔ مسلمانوں کے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔

جمیل: صرف لوگ اخبارات میں لکھ رہے ہیں اور بڑی بڑی تقریریں کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ تعصب نہیں ہوتا۔۔۔ سب بکواس ہے، تعصب ہوتا ہے۔

امجد: ایسی بات نہیں ہے یار مجھے تو نوکری مل گئی۔ میرے وقت انٹرویو کے لئے ۱۵ ؍لوگ آئے تھے۔ ہوتا یہ ہے کہ ہم لوگ ڈگری کے علاوہ مزید نالج کے لئے کچھ نہیں کرتے۔ میں نے تین زائد جو سرٹیفکیٹ کورسیس کئے تھے، ان کے بناء پر میں ان تمام ۱۵ ؍ میں منتخب ہوا۔

سلیم: تم سب میں خوش قسمت تو میں ہوں، میں پڑھا ہی نہیں، اس کالج کے جھمیلے میں پڑا ہی نہیں۔ آج میری موبائیل کی دکان ہے۔

نذیر: میں بھی یہ ڈگری وگری کے چکّر میں نہیں پڑا۔ ابا کی پان سپاری کی دکان ہے، وہیں بیٹھتا ہوں۔

الطاف: یہ صحیح ہے دوستو! میں نے بھی میرے بڑے بھائی صاحب کا انجام دیکھا اس لئے بہت پڑھنے کے چکّر میں پڑا ہی نہیں۔ میرے بڑے بھائی صاحب نے پوسٹ گریجویشن کیا، بولے میرے کو لیکچرر بننے کا ہے۔ معلوم ہے کیا ہوا؟ انہیں چار ہزار روپے کی شکشن سیوک کی نوکری ملی۔۔۔

سلیم: شکشن سیوک بولے تو؟

الطاف: ارے بھئی ابھی ٹیچر لوگ کو شکشن سیوک بولنے لگے ہیں۔۔۔ اور اُس کے لئے امّی ابّا نے سارے زیورات بیچ کر نوکری پانے کے لیے پانچ لاکھ روپے اسکول والوں کو رشوت بھی دی۔۔۔

سلیم: پانچ لاکھ میں تو ہم اِدھر کا مال اُدھر اور اُدھر کا مال اِدھر کرنے والا کوئی بزنس کر سکتے تھے۔

راشد: یہ ایسے قسم کے بزنس سے کچھ بھلا نہیں ہونے والا۔ وقتی طور پر نوکری نہ بھی ملے تو پرواہ نہیں مگر ہم لوگ پڑھیں گے نہیں تو قوم آگے کیسے بڑھے گی؟

نذیر: ارے قوم کا ٹھیکہ لینے والے، دیکھا نا، اختر و مجید کا کیا حال ہوا؟ ہر سال عیدگاہ پر سب سے پہلے نماز کے لئے پہنچتے تھے دونوں۔ اِدھر دونوں کی انجنیئر نگ کی ڈگری پوری ہوئی، اُدھر دونوں کو بم بلاسٹ کے جھوٹے کیس میں پولیس نے پھنسا دیا اور اب جیل میں بند ہیں۔

ساجد: اُن کو چھڑانے کے لئے ہمارے کچھ لیڈر کوشش تو کر رہے ہیں۔

سلیم: تم بے وقوف ہو۔۔۔ اپنے آپ کو انجنیئر بولتے ہو۔ یہ ہمارے لیڈر کیسے بے وقوف بنا رہے ہیں قوم کو۔۔۔ اُنہیں معلوم ہوا کہ اب ساری قوم، لیڈروں کی افطار پارٹیوں کا بائیکاٹ کرنے والے ہیں اس لئے ڈھکوسلہ کر رہے ہیں ---

نذیر: کیا کہہ رہے ہیں ہماری قوم کے لیڈران۔۔۔ "ہم نے ریاستی وزیر داخلہ سے درخواست کی ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ سے درخواست کریں کہ وہ مرکزی وزیر داخلہ سے درخواست کریں اور وہ وزیر اعظم سے درخواست کریں کہ تمام بے گناہ مسلم نوجوانوں کو چھوڑا جائے (سبھی قہقہہ لگاتے ہیں)

سلیم: دوستو! یہ تو "درخواستوں" کی لائن لگ گئی۔

جمیل: لگے گی کیوں نہیں، یہ سارے لیڈران پوری مسلم قوم کو بے وقوف ہی سمجھ رہے ہیں۔

نذیر: اس لئے تو یہ سارے منسٹر ابھی عیدگاہ آئے تھے اور ہمارے لوگ بڑی بے شرمی سے ان کے ساتھ فوٹو کھینچوا رہے تھے۔

جاوید: یہ عیدگاہ سے یاد آیا۔ میرے ابّو کہتے رہتے ہیں کہ اُنہوں نے اپنے بچپن میں منشی پریم چند کی ایک یادگار کہانی 'عیدگاہ' پڑھی ہے اور وہ ابھی تک اُن کے ذہن پر نقش ہے۔ وہ بار بار اس کہانی کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔

راشد: اچھا!

جاوید: میرے ابّو بہت غریب تھے اس لئے گاؤں کی اُردو اسکول میں پڑھتے تھے۔ اُن کے نصاب میں وہ کہانی شامل تھی۔ ابھی ہم سب لوگ تو انگریزی اسکولوں سے پڑھے ہیں نا؟ ہمیں 'عیدگاہ' کہاں پڑھنے ملے گی؟

راشد: کہیں نہیں، اب تو کوئی اُردو اسکول میں پڑھتا ہی نہیں، سب انگریزی اسکولوں میں پڑھتے ہیں۔

جاوید: ہاں یار! ابّو بھی بتا رہے تھے کہ گاؤں کے جس اُردو اسکول سے اُنہوں نے تعلیم حاصل کی، وہ بھی بند ہوگیا۔ اس بات پر میرے ابّو تو رو بھی رہے تھے۔

راشد: سچ جاوید۔۔۔ زمانہ کتنا بدل گیا ہے۔ وہ تم سُنا رہے ہو نا پریم چند کی 'عیدگاہ' وہ بھی بدل گئی ہے اور ہماری یہ عیدگاہ بھی۔۔۔ تمہیں معلوم ہے صبح چار بجے سے ہم سب لوگ عیدگاہ کے پاس کے سارے اسکوٹر، سائیکلیں چیک کر رہے تھے کہ کہیں کوئی بم تو نہیں رکھا ہے۔

ساجد: صحیح۔ ہمارے ابّو بتاتے ہیں اُن کے زمانے میں عیدگاہ کیسی ہوا کرتی تھی اور بچّے، بوڑھے بھی بڑے جوش و خروش سے عیدگاہ جایا کرتے تھے، اب تو عیدگاہ کا ہجوم بھی ختم ہوگیا۔

جمیل: ارے رفیق اور ناصر آج نماز کے لئے عیدگاہ نہیں آئے؟

سلیم: اُن کے ابّو اُنہیں ہر سال عیدگاہ آنے سے منع کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ عیدگاہ میں نماز پڑھانے والے امام ان کے مسلک کے نہیں ہیں۔

ساجد: اب یہ ہر جگہ مسلک ہی کی بات ہو رہی ہے۔ حکومت کو بُرا بھلا کہنے سے پہلے ہمارا اپنا معاملہ تو ہم ٹھیک کریں۔

راشد: اب یہی دیکھو، یہاں عیدگاہ کے باہر عید مبارک کے بڑے بڑے ہورڈنگ ان سائبر کیفے اور حقّہ پارلر والوں نے لگائے ہیں۔

جاوید: انہیں معلوم ہے کہ مسلم نوجوانوں کو یاد دلایا جائے بھئی اب رمضان ختم ہو چکا ہے۔ اب آپ سائبر کیفے اور حقّہ پارلر میں آتے رہنے کے لئے بالکل آزاد ہیں۔

ساجد: جنگ کی وجہ سے یہ عید ویسے بھی بڑی بھاری جا رہی ہے۔

جمیل: کون جیت رہا ہے جنگ؟

ساجد: ارے یہ کوئی آئی پی ایل میچ نہیں ہے۔ کوئی نہیں جیت رہا۔ قوم تو ہار رہی ہے، ہاں ہتھیاروں کے بیوپاری جیت رہے ہیں۔

(سبھی دوست عیدگاہ سے باہر سڑک پر آتے ہیں وہاں بھیک مانگنے والوں کی قطار لگی ہے، سبھی آوازیں لگا رہے ہیں)

اللہ کے نام پر دے دو بھائی۔۔۔ ہم بھوکے ہیں بھئی۔۔۔ یہ بیمار ہیں بھائی

گھر ٹوٹا ہے بھائی۔۔۔ اناج نہیں ہے بھائی۔۔۔ کپڑے نہیں ہیں بھائی

(اُن بھکاریوں کی بھیڑ میں ایک شخص چادر پھیلائے اُس پر اپنے بچّے کی مارکس شیٹ رکھے، سوال کر رہا تھا)

شخص: میرے بچّے کو انجنیئر نگ میں داخلہ دلانا ہے بھائی۔ چالیس ہزار کی فیس ہے بھائی، اس کو اپنے پیروں پر کھڑا کرنا ہے بھائی، میرے بچّے نے خوب محنت سے اچھے نمبر لئے ہیں بھائی۔ اس کا داخلہ کرا دو بھائی۔۔۔

سلیم: لو، ایک اور انجنیئر بننے جا رہا ہے، جیل میں جانے کے لیے۔۔۔

امجد: نہیں دوستو! ظلم کی ٹہنی کبھی پھلتی نہیں، آج ہمارے ہزاروں نوجوان کامیاب انجنیئر ہیں۔ سبھوں کے ساتھ ناانصافی نہیں ہو رہی ہے۔

(سارے دوست وہیں رُک جاتے ہیں۔ جاوید، راشد، ساجد، امجد، اپنی جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں جو کچھ بھی جیب میں تھا نکال کر اُس کی چادر میں ڈال دیتے ہیں۔ کچھ دیر بعد الطاف، نذیر سلیم، جمیل بھی اپنی جیب سے ساری رقم اس چادر میں ڈال کر آہستہ آہستہ اپنے اپنے گھر کے لئے رواں ہو جاتے ہیں) (پردہ گرتا ہے) ☆☆☆☆☆

# اسلام وطن کی خوشحالی وترقی کیلئے ممکنہ جدوجہد پرزور دیتا ہے

## بلاتفریق انسانیت کی خدمت قربِ الٰہی کا بہترین ذریعہ: مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

حیدرآباد۔ یکم/اپریل (راست) ہندوستان میں مسلمانوں کا معاملہ بہت نشیب وفراز سے گزرا، برطانوی سامراج نے اپنے مکروطاقت کے ذریعہ مسلم شہنشاہیت کو چھین لیا، ہزار سالہ مسلم اقتدار کا خاتمہ ہوگیا، سراج الدولہ اور ٹیپو سلطان سے لے کر بہادر شاہ ظفر تک مسلمان مسلسل انگریزوں کے خلاف جدوجہد کرتے رہے، 1857 کا مرحلہ بھی ناکام رہا، جس کے بعد برطانیہ کے قدم ہندوستان میں جم گئے، اور سامراجی طاقتیں اور بھی مضبوط ہوگئیں، 1885ء میں کانگریس کی تشکیل کے بعد عمومی جدوجہد کا آغاز ہوا، انگریزوں نے تحریکاتِ آزادی کو کچلنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا، انہوں نے نئے حربے کے طور پر ہندو۔مسلم تفرقہ پیدا کیا، اُنہیں "آپس میں لڑاؤ اور اپنا اقتدار مضبوط کرو" کی پالیسی پر وہ گامزن ہوتے چلے گئے۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی، سابق ماہرِ کتبات عربی وفارسی، محکمۂ آثارِ قدیمہ، چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگویجس سنٹر NCPUL وفانوس آگہی (تاریخِ اسلام وثقافتِ اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس/کالجس مقابلہ جات) حیدرآباد نے صمدانی ووکیشنل سنٹر کے تحت مختصر مدتی کمپیوٹر ٹریننگ کے طلبہ سے خطاب کے دوران بتایا: عالمی سطح پر چھڑی جنگِ عظیم نے برطانیہ کے پاس ہندوستان کی قدروقیمت بڑھادی، برطانوی حکومت کو ہندوستانی وسائل اور فوج کی سخت ضرورت پڑنے لگی تو انہوں نے آزادی دینے کی پیشکش پر ان کا خوب استعمال کیا، بعد میں انگریز بدل گئے، آزادی دینے کے وعدے کو بھول کر بتدریج سخت مظالم ڈھانے پر اُتر آئے۔ جلیان والا باغ کا حادثہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ آزادی کے متوالے نے عدم تشدد کی پالیسی اپنائی، ظلم سہتے رہے لیکن جوابی کاروائی نہیں کی، پھر ترک موالات کے سلسلہ کا آغاز ہوا، عوام سرکاری ملازمتیں اور مراعات ترک کرنے لگے، اس کے بعد شہری نافرمانی کا مرحلہ آیا کہ عوام قانون کی خلاف ورزی کرتے رہیں، سرکار سے کوئی تعاون نہ کریں، غیر ملکی اشیاء نہ خریدیں،

مسلمان ان تمام مراحل وتحریکات میں برادرانِ وطن کے ساتھ برابر کے شریک رہے، خلافت تحریک وریشمی رومال، خاکسار تحریک وغیرہ بھی برابر چلاتے رہے، گاندھی جی کے ساتھ مولانا محمد علی جوہر، مولانا ابوالکلام آزاد، ڈاکٹر انصاری، حکیم اجمل خان اور حسرت موہانی وغیرہ کئی قائدین پیش پیش رہے، نمک ستیہ گرہ، گول میز کانفرنس اور ہندوستان چھوڑو تحریکات نے آزادی کی جدوجہد کو بامِ عروج تک پہنچادیا، آخرکار 15/اگست 1947 کو ملک آزاد ہوا، ہندوستان نے جمہوری نظام کو اپنا کر سیاسی استحکام حاصل کیا، دستور کی تشکیل وتعمیل ہوئی، ملک کو آگے بڑھانے کیلئے اس میں موجود وسائل کو استعمال کرتے ہوئے تعمیر وترقی پر مشتمل منصوبہ بندی، صنعت وحرفت اور تجارت وزراعت میں پیش قدمی، تعلیمی اصلاحات، پیشہ ورانہ تربیت کے ساتھ سائنس وٹیکنالوجی میں آگے بڑھنے کی رفتار کو دیکھ کر اس وقت کے ترقی یافتہ ممالک کے پاس ہندوستان کی قدروقیمت میں اضافہ ہونے لگا، بہت کم مدت میں سیاسی، اقتصادی وسماجی استحکام نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا، کچھ ناموافق حالات سے بھی ملک دوچار ہوا، تقسیم کے وقت فرقہ وارانہ فسادات جس نے لاکھوں لوگوں کی جانیں لی، انہیں بے گھر وبے در کردیا، ملک میں غربت اور بیروزگاری مستقل مسئلہ بنی رہی، پڑوسی ملکوں کے ساتھ جنگیں بھی ہوئیں، جن کی وجہ سے ترقی کی جانب پیش قدمی متاثر بھی ہوئی لیکن بہت جلد حالات پر قابو پالیا گیا۔ نیوکلیئر تجربات نے ملک وقوم کو طاقت بخشی، اقتصادی حکمتِ عملی نے ملک میں کچھ سدھار پیدا کیا، بابری مسجد کے انہدام نے اس اُبھرتی ہوئی ساکھ میں پھر زلزلہ پیدا کیا، ملک کی سب میں بڑی اقلیت کو اس سے سخت جھٹکا لگا جو ملک میں سیاسی نظام کے اُتار چڑھاؤ کا باعث بنا، اس سے سیاسی استحکام کو سخت نقصان پہنچا، ملک کے طول وعرض میں پایا جانے والا بین مذہبی برادرانہ ماحول متاثر ہوا، یہاں تک کہ مذہب کی بنیاد پر امتیاز برتا جانے لگا۔ آہستہ آہستہ ملک میں ملٹی نیشنل کمپنیوں کا جال بچھتا چلاگیا اور ملازمتوں کے معاملے میں سرکاری سطح کے بجائے خانگی کمپنیوں کو عام نوجوانوں نے اپنا مقدر بنالیا، آج علوم وفنون کو خوب فروغ حاصل ہے، ملک ہشت پہلو ترقی کی راہ پر گامزن ہونے کا دعویدار ہے، لیکن ملک کا سماج انتشار کا شکار ہے، عوام کا بیشتر طبقہ جہالت وغربت کا سامنا کررہا ہے، جس کی وجہ سے سماج کا بڑا طبقہ بڑی دُشواریوں سے دوچار ہے، سماجی، سیاسی اور اقتصادی میدانوں میں مذہب اور ذات پات کے نام پر امتیاز نہ برتا گیا تو ملک ترقی کے حقیقی نشان کو کم سے کم مدت میں چھوسکتا ہے۔ ہندوستان کی سب میں بڑی خوبی یہ ہے کہ ہمیشہ مختلف مذاہب کا گہوارہ رہا ہے، ہمہ جہتی تہذیبوں نے یہاں جنم لیا اور پھلتی پھولتی رہیں، یہاں مختلف زبانوں کا مکن رہا، یہ ملک ہر طرح کے رنگ وروپ اور نسل وجنس کی پناہ گاہ رہا اور تعصب وتنگ نظری سے اپنا دامن بچاتا رہا، اس کے عوام کے اندر بخشی ہوئی خداداد صلاحیتیں ہمیشہ اس کو متحد رکھنے میں کام آتی رہیں، وطن سے محبت کرنے کی اسلام ترغیب دیتا ہے، اس کی تعمیر وترقی میں بھرپور حصہ لینے کو پسند کرتا ہے، وطن سے محبت صرف اظہار جذبات اور نعروں کی حد تک نہیں ہونی چاہئے بلکہ گفتار وکردار میں بھی اس کی جھلک نظر آنی چاہئے، اس لئے وطن اور اہلِ وطن کی خدمت کی جو کچھ کوشش ہوسکتی اس سے دریغ نہ کیا جائے، اسلام نے انسان کی خدمت پر بہت زور دیا ہے، اس معاملے میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تفریق روا نہیں رکھی، حدیث میں ہے کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جس سے انسانوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچے۔

# یکم اپریل 2026 سے مہاراشٹر سمیت ملک بھر میں مردم شماری کا آغاز، اس میں ہر شہری کی شرکت نہایت ضروری ہے

## مسلمان مردم شماری کے عمل میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور کسی قسم کی غفلت یا لاپرواہی کا مظاہرہ نہ کریں: مولانا ندیم صدیقی کی عوام سے اپیل

ممبئی۔ یکم اپریل (پریس ریلیز) حکومت ہند کی جانب سے یکم اپریل 2026 سے ملک بھر میں مردم شماری کا باقاعدہ آغاز ہورہا ہے۔ مردم شماری ایک نہایت اہم قومی فریضہ ہے جس کے ذریعے ملک کی درست آبادی، رہائشی حالات، تعلیم، روزگار اور دیگر اہم معلومات اکٹھی کی جاتی ہیں۔ ان اعداد وشمار کی بنیاد پر حکومت مستقبل کی منصوبہ بندی، ترقیاتی منصوبوں، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور عوامی سہولیات کی بہتری کے لیے پالیسیاں مرتب کرتی ہے۔ تمام شہریوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ مردم شماری مہم میں بھرپور حصہ لیں اور درست ومکمل معلومات فراہم کریں۔ ان خیالات کا اظہار جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے صدر مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے اخبارات کے لئے جاری اپنے ایک صحافتی بیان میں کیا۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب نے کہا کہ بھارت میں طویل انتظار کے بعد قومی مردم شماری (جن گڑنا) مہم کا باقاعدہ آغاز آج یکم اپریل 2026 سے کر دیا گیا ہے۔ یہ مردم شماری ملک کی ایک اہم مردم شماری ہے اور اس بار اسے جدید ڈیجیٹل طریقہ کار کے تحت انجام دی جارہی ہے، مردم شماری کسی بھی ملک کی ترقی اور منصوبہ بندی کے لیے ایک بنیادی عمل ہے۔ اس سے مراد کسی ملک کی آبادی، اس کی ساخت، تعلیم، روزگار، رہائش اور دیگر سماجی ومعاشی پہلوؤں کے بارے میں مکمل اور درست معلومات حاصل کرنا ہے۔ حکومتیں ان اعداد وشمار کی بنیاد پر پالیسیاں تشکیل دیتی ہیں اور وسائل کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بناتی ہیں۔ مردم شماری کی سب سے بڑی اہمیت یہ ہے کہ اس سے ملک کی کل آبادی اور اس کی

شرح نمو کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس معلومات کی مدد سے حکومت یہ طے کرتی ہے کہ کتنے اسکول، ہسپتال، سڑکیں اور دیگر سہولیات درکار ہیں، اس سے جمہوریت مضبوط ہوتی ہے اور عوام کی آواز مؤثر طریقے سے حکومت تک پہنچتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب مردم شماری کا عملہ آپ کے گھر آئے تو ان کا خیر مقدم کریں اور مکمل تعاون کریں۔ اپنے گھر کے تمام افراد کے بارے میں مکمل اور درست معلومات، نام، عمر، جنس، تعلیمی قابلیت پیشہ اور ذریعہ معاش ازدواجی حیثیت ہاؤس کی نوعیت وغیرہ فراہم کریں غلط یا ادھوری معلومات دینے سے بچیں۔ مردم شماری کے عملے سے ان کا سرکاری شناختی کارڈ یا اجازت نامہ ضرور طلب کریں تاکہ کسی بھی غیر متعلقہ شخص سے بچا جاسکے۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ گھر میں موجود ہر فرد، خواہ وہ مستقل رہائشی ہو یا عارضی طور پر مقیم ہو (مثلاً مہمان یا کرایہ دار)، مردم شماری میں شامل کیا جائے۔ مردم شماری کے عملے کی آمد کے وقت گھر میں کسی ذمہ دار فرد کی موجودگی کو یقینی بنائیں تاکہ معلومات کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ خواتین اور بچوں کے بارے میں درست معلومات فراہم کرنا بھی نہایت ضروری ہے تاکہ معاشرتی منصوبہ بندی بہتر انداز میں کی جاسکے۔ عملہ جو سوالات کرے، ان کے واضح، درست اور مکمل جوابات دیں۔ اگر کسی سوال کی نوعیت سمجھ نہ آئے تو وضاحت طلب کریں۔ مولانا ندیم صدیقی صاحب نے صوبے بھر میں واقع جمعیۃ علماء کی یونٹوں کے عہدے داران و ذمہ داران، ائمہ مساجد، سوشل ورکرس اور عوام سے اپیل کی ہے کہ مردم شماری مہم میں سنجیدگی کے ساتھ بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، مردم شماری میں حصہ لینا صرف ایک رسمی عمل نہیں بلکہ ایک اہم قومی ذمہ داری ہے۔ آپ کا تعاون ملک کی ترقی، وسائل کی منصفانہ تقسیم اور بہتر مستقبل کی بنیاد رکھتا ہے۔ اس جانب دوست و احباب کو فکر دلائیں۔ آپ کا تعاون ملک کی ترقی اور بہتر منصوبہ بندی کے لیے نہایت ضروری ہے۔ ہمیں امید ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ ہمیشہ کی طرح اس مہم کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرکے ممنون ومشکور فرمائیں گے۔

# ”شاہین“ کے معصومین کا جشن عید ملن

جلگاؤں: یکم/اپریل (عقیل خان بیاولی) اقراء ایجوکیشن سوسائٹی جلگاؤں کے زیر اہتمام جاری ڈاکٹر شاہین قاضی اردو پرائمری اسکول مہرون جلگاؤں میں جماعت کے جی تا چہارم کے طلباء وطالبات کا عید ملن کے پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں تمام طلباء وطالبات اپنے عید الفطر کے نئے کپڑے پہن کر آئیں تھے۔ بچوں نے بالکل عید کے دن کی طرح مظاہرہ کیا۔ تمام بچوں کو مٹھائی کے طور پر چکی تقسیم کی گئی۔ اسکول صدر مدرس قاضی اخترالدین نے طلباء وطالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے دعاؤں سے نوازہ۔ اس موقع پر محمد ایوب، سید خورشید علی، سید ذوالفقار حسن، ہمایوں کھاٹک، تنویر شاہ معلمات شیخ ممتاز بی، اختر شمیم نکہت یاسمین، شیخ غزالہ پروین، وغیرہ کی شمولیت رہی۔ اساتذہ کرام نے اس موقع پر ماہ رمضان المبارک اور روزوں کی اہمیت سے متعلق رہنمائی فرمائیں۔

# فنون مختلف مذاہب میں خدا کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ رہے

## اردو یونیورسٹی میں جشن قوالی کا آغاز۔ پروفیسر انورادھا، پروفیسر سید عین الحسن کا خطاب

حیدرآباد، یکم اپریل (پریس نوٹ) مختلف مذاہب میں فنون کے مختلف اقسام کے ذریعہ خدا کی خوشنودی کے حصول کی روایت رہی۔ وقت کے ساتھ ساتھ تمام فنون عوام سے جڑتے گئے اور عوامی ذوق اور سیاسی و جغرافیائی اثرات کے باعث ان میں تبدیلیاں آئیں۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر جے انورادھا، وائس چانسلر، یونیورسٹی آف حیدرآباد نے کیا۔ وہ آج اسوسی ایشن آف انڈین یونیورسٹیز کے زیر اہتمام 8ویں بین جامعاتی قومی قوالی مقابلہ ”جشنِ قوالی“ میں بحیثیت مہمانِ خصوصی خطاب کررہی تھیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جشن قوالی کا یکم اور 2 اپریل کو آغا حشر کاشمیری آڈیٹوریم، مرکز فاصلاتی وآن لائن تعلیم میں انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ پروفیسر انورادھا نے مزید کہا کہ ”میں یہاں بحیثیت منتظم سے زیادہ بحیثیت فنکار شرکت کررہی ہوں۔ یہ ہمارے لیے ایک بہترین موقع ہے کہ جس کے تحت ہم ایسے لوگوں سے مل رہے ہیں جو ہمارے ہی میدان میں کام کررہے ہیں۔ جہاں تک فنون کی بات ہے یونیورسٹیوں میں پہلے انہیں عمومی طور پر آخری ترجیح کے طور پر دیکھا جاتا ہے لیکن گذشتہ دو دہوں سے فنونِ لطیفہ کو یونیورسٹی سسٹم میں اہمیت حاصل ہورہی ہے۔ اسکول قائم ہورہے ہیں۔ جنوبی ہندوستان میں یونیورسٹی آف حیدرآباد پہلی یونیورسٹی ہے جہاں اسکول آف آرٹس اینڈ کمیونکیشن گذشتہ 35 سال سے قائم ہے۔“ انہوں نے کہا کہ دیگر فنون لطیفہ کی طرح قوالی بھی حیدرآباد میں پھلی پھولی۔ حیدرآباد میں فنون کی سرپرستی ہوئی۔ خصوصی طور پر قوالی، موسیقی، رقص کو بہمنی اور آصف جاہی ادوار میں سرپرستی اور فروغ ملا۔ وارثی برادران اور پنڈت وینکٹ راؤ نے قوالی میں نئے جہات کا اضافہ کیا۔ خصوصی طور پر سینما کے ذریعہ قوالی کو مزید فروغ ملا۔ سینما کے باعث اس فن کی لوگوں تک رسائی میں بہت زیادہ اضافہ ہوا۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس فن کا تحفظ کریں گے۔ مختلف یونیورسٹیوں کے لیے جشن قوالی کا آغاز 2016ء میں ہوا تھا۔ مانو جنوبی ہند کی دوسری یونیورسٹی ہے جو اس جشن کی میزبانی کر رہی ہے۔ پروفیسر سید عین الحسن، وائس چانسلر نے اس پروگرام کی صدارت کی۔ انہوں نے صدارتی خطاب میں کہا کہ یہ ایک اچھا موقع ہے کہ ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کیا جائے۔ اردو یونیورسٹی میں مختلف کلبس ہے جنہوں نے محض 3 سال میں کافی ترقی کی ہے۔ ہمارا کام لوگوں سے محبت کرنا ہے، ان کا احترام کرنا ہے، آج اردو یونیورسٹی کی میزبانی کو سراہا جارہا ہے کیوں کہ یہاں خصوصی طور پر بڑوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں ایسا ماحول تیار ہو جس میں محبت اور احترام ہو۔ ہمیں بہت خوشی ہورہی ہے کہ یہاں پر مختلف یونیورسٹی اور تعلیمی اداروں سے ٹیمیں شرکت کررہی ہیں۔ ان مختلف ریاستوں کے تعلیمی اداروں کا اشتراک ایسا ہے جیسا بحروں کا آپس میں ملنا۔ ہماری زندگی کے دو اہم پہلو ہیں۔ عقیدتمندی اور پیشکش۔ جب ان دونوں کا امتزاج ہوتا ہے تو پھر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ انہوں نے قوالی کے اجزائے ترکیبی کو مثالوں کے ساتھ پیش کیا۔ قبل ازیں پروفیسر صدیقی محمد محمود، ڈین بہبودیِ طلبہ نے خیر مقدم کیا۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، پروفیسر ایمریٹس، مانو نے بھی خطاب کیا۔ ڈاکٹر معراج احمد، کلچرل کوآرڈینیٹر، مانو نے پروگرام کے متعلق تفصیلات فراہم کیں۔ پروفیسر محمد عبدالسمیع صدیقی، جوائنٹ ڈین بہبودیِ طلبہ نے شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر شیخ وسیم، صدر میوزک کلب نے کارروائی چلائی۔ ابتداء میں تمام یونیورسٹیوں کے مینجرس نے اپنی اپنی ٹیموں کا تعارف پیش کیا۔

# یوویکا نوجوان ذہنوں کو بااختیار بنارہی ہے: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز، اور وزیر اعظم کے دفتر، عملہ، عوامی شکایات، پنشن، جوہری توانائی اور خلاء، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج نوجوانوں میں سائنسی مزاج کو پروان چڑھانے کے لیے حکومت کی مسلسل کوششوں پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یوواوگیانی اسکول (یوواوگیانی کاری) میں طلباء کا ایک اہم کردار ہے۔ پارلیمنٹ کے جاری بجٹ اجلاس کے دوران لوک سبھا میں ایک غیر ستارہ والے سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ یوویکا کو خاص طور پر ابتدائی مرحلے میں طلباء میں خلائی سائنس میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وزیر نے وضاحت کی کہ اس پروگرام کا ہدف ملک بھر میں کلاس 9 میں پڑھنے والے طلباء پر ہے۔ اس کا مقصد انہیں خلائی سائنس، ٹیکنالوجی اور ایپلی کیشنز کے بارے میں بنیادی فہم فراہم کرنا ہے، جبکہ انہیں خلائی سائنس کو مستقبل کے کیریئر کے آپشن کے طور پر غور کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ انتخاب کے عمل کی تفصیلات بتاتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ طلباء کو تعلیمی اسناد کی آن لائن اسکریننگ کے ذریعے شارٹ لسٹ کیا جاتا ہے جس کے بعد آن لائن کوئز مقابلے میں کارکردگی دکھائی جاتی ہے۔ حتمی انتخاب اسناد کی درست تصدیق کے بعد کیا جاتا ہے، ایک منصفانہ اور میرٹ پر مبنی عمل کو یقینی بناتے ہوئے پروگرام کے پیمانے اور رسائی پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے بتایا کہ اب تک کل 320,1 طلباء یوویکا سے مستفید ہوئے ہیں، جو خلا سے متعلق مضامین کے لیے نوجوان سیکھنے والوں میں بڑھتے ہوئے جوش کو ظاہر کرتا ہے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے جامع شرکت کے لیے حکومت کے عزم پر مزید زور دیا، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ وسیع تر رسائی کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی دفعات کو شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیہی اور دور دراز علاقوں کے طلباء کے لیے 15 فیصد ریزرویشن مختص کیا گیا ہے، جس سے ملک کے کونے کونے سے یکساں مواقع اور ٹیلنٹ کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ وزیر نے اس بات کا اعادہ کیا کہ یوویکا جیسے اقدامات سائنسی طور پر بااختیار ہندوستان کی تعمیر اور خلائی شعبے میں قوم کی صلاحیتوں کو ابتدائی ٹیلنٹ کی شناخت اور پرورش کے ذریعے مضبوط بنانے کے وسیع وژن کے ساتھ منسلک ہیں۔

# تمل ناڈو اسمبلی انتخابات 2026 کے پیش نظر اردو مکل کٹچی کی ڈی ایم کے اتحاد کو مکمل حمایت

چنئی۔ (پریس ریلیز)۔ قابل احترام تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ جناب ایم کے۔ اسٹالن صاحب سے 30 مارچ 2026 کو انا اریوالیم میں واقع پارٹی دفتر میں اردو مکل کٹچی کے صدر ڈاکٹر عبیداللہ بیگ اور ریاستی عہدیداران نے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران آنے والے 2026 کے تمل ناڈو قانون ساز اسمبلی انتخابات کے حوالے سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ اس موقع پر اردو مکل کٹچی (UMK) نے ڈی ایم کے (DMK) اتحاد کی مکمل حمایت کا اعلان کیا اور ریاست کی تمام 234 اسمبلی نشستوں پر اتحاد کی کامیابی کے لیے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ مزید برآں، اردو مکل کٹچی کی جانب سے ایک یادداشت (میمورنڈم) پیش کی گئی، جس میں تمل ناڈو میں اردو زبان کی ترقی، تعلیمی سہولیات میں اضافہ، اور اردو بولنے والے عوام کی فلاح و بہبود سے متعلق اہم مطالبات شامل تھے۔ دونوں فریقین نے باہمی تعاون کو مزید مستحکم بنانے پر زور دیا اور اس ملاقات کو نہایت مثبت اور نتیجہ خیز قرار دیا۔ اس ملاقات میں اردو مکل کٹچی کے ریاستی عہدیداران اور دیگر اہم ذمہ داران شریک تھے۔

# چین۔ہندوستان کو اچھے پڑوسی دوست ہونا چاہیے: چینی سفیر

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ ایم این این۔ ہندوستان میں چین کے سفیر سوفیھونگ نے بدھ کو بیجنگ اور نئی دہلی کے درمیان مستحکم اور تعاون پر مبنی تعلقات کی اہمیت پر زور دیا کیونکہ دونوں ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات کی 76ویں سالگرہ منائی گئی۔ ایکس پر ایک پوسٹ میں، سفیر نے کہا، ”چین اور بھارت ایسے پڑوسی ہیں جنہیں الگ نہیں کیا جاسکتا“ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ یہ دونوں ممالک کے باہمی مفاد میں ہے کہ وہ ”اچھے پڑوسی دوست اور شراکت دار رہیں جو ایک دوسرے کی کامیابی میں مدد کرتے ہیں۔ آج چین اور بھارت کے درمیان سفارتی تعلقات کے قیام کی 76ویں سالگرہ ہے۔ چین اور بھارت ایسے پڑوسی ہیں جنہیں الگ نہیں کیا جاسکتا۔ یہ دونوں فریقوں کے لیے اچھے پڑوسی دوست اور شراکت دار بننے کا صحیح انتخاب ہے جو ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ انہوں نے اس طرح کے تعاون کو ”ڈریگن ہاتھی تانگ“ کے وژن کو پورا کرنے کی کلید قرار دیا۔ سفیر نے نوٹ کیا کہ چین ہندوستان کے ساتھ اسٹریٹجک صف بندی کو مضبوط بنانے، تمام شعبوں میں عملی تعاون کو گہرا کرنے اور عوام سے عوام کے تبادلے کو وسعت دینے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے گلوبل ساؤتھ کے مفادات کو آگے بڑھانے کے لیے کثیر الجہتی فورمز میں قریبی رابطہ کاری کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔

# کسانوں کے احتجاج پر سرکار گھٹنے ٹیکنے پر مجبور، ٹکیت کی رہائی

لکھنؤ: یکم/اپریل: کسان لیڈر راکیش ٹکیت کو حراست میں لئے جانے کی خبر آتے ہی لکھنؤ سے مرادآباد تک کسان سڑکوں پر اُتر آئے اور حکومت کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ بعد ازاں حکومت نے کسانوں کے احتجاج کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے اور دیر رات کسان لیڈر کی رہائی عمل میں آئی۔ راکیش ٹکیت کی یہ گرفتاری اڈیشہ میں ہوئی تھی جہاں وہ پیر کو کسانوں کی ایک تحریک میں شامل ہونے پہنچے تھے۔ ذرائع کے مطابق جیسے ہی راکیش ٹکیت کی گرفتاری کی خبریں کسانوں تک پہنچیں، بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے کارکنوں کا غصہ پھوٹ پڑا اور وہ ریاست کے کئی حصوں میں سڑکوں پر اُتر آئے۔ ریاست کی راجدھانی لکھنؤ میں کسانوں نے اس گرفتاری کے خلاف حضرت گنج تھانے کا گھیراؤ کیا اور حکومت کے خلاف نعرے لگائے۔ راکیش ٹکیت کی گرفتاری کی وجہ سے پوری ریاست میں غصے کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ ٹکیت کی گرفتاری کی خبر کی تصدیق ہوتے ہی، کسان گھروں سے نکلنے لگے۔ لکھنؤ کے حضرت گنج پولیس اسٹیشن پر بڑی تعداد میں کسان جمع ہونے لگے اور زبردست احتجاج کیا۔ اس دوران تھانے کے اطراف ٹریفک جام لگ گیا جس کی وجہ سے لوگ کافی دیر تک پھنسے رہے۔ کسانوں نے حضرت گنج پولیس اسٹیشن کے باہر حکومت کے خلاف نعرے لگائے اور راکیش ٹکیت کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ اس دھرنا اور مظاہرے کو دیکھتے ہوئے موقع پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کردی گئی تھی۔ راکیش ٹکیت کی گرفتاری کا اثر مغربی اتر پردیش کے مرادآباد میں بھی محسوس کیا گیا۔ ناراض کسانوں نے مرادآباد کے مختلف پولیس اسٹیشنوں کے باہر مظاہرہ کیا اور ٹکیت کی فوری رہائی کا مطالبہ کیا۔ پیر کی شام میں بڑی تعداد میں کسان مرادآباد میں جمع ہونا شروع ہوگئے اور وہیں سڑک پر بیٹھنے لگے۔ وہاں سڑک پر مظاہرہ کرنے والے کسانوں کا کہنا تھا کہ راکیش ٹکیت کسانوں کے مسائل کے سلسلے میں اڈیشہ میں جاری احتجاج کو مضبوط کرنے جارہے تھے لیکن وہاں انہیں گرفتار کرلیا گیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کسانوں کی آواز دبانے کی کوشش کررہی ہے۔ احتجاج کرنے والے کسانوں نے واضح طور پر کہا کہ ان کا احتجاج اُس وقت تک جاری رہے گا جب تک کہ ٹکیت کو باعزت رہا نہیں کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ راکیش ٹکیت کی گرفتاری بالکل غلط ہے، یہ کسانوں کی آواز کو دبانے کی کوشش ہے، اسلئے جب تک انہیں رہا نہیں کیا جائے گا، یہ احتجاج جاری رہے گا اور ہم یہیں سڑک پر بیٹھے رہیں گے۔ اسی طرح میرٹھ اور بجنور میں بھی بی کے یو کے کارکنوں نے جیل بھرو اور تھانہ گھیراؤ کا اعلان کیا۔ موانا میں کسانوں نے سی او آفس کا گھیراؤ کیا اور جم کر نعرے بازی کی۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ جب تک ٹکیت کو رہا نہیں کیا جاتا وہ یہاں سے نہیں ہٹیں گے۔ کسان لیڈر کی گرفتاری کے سبب شروع ہوئے دھرنے اور مظاہروں کے درمیان اتر پردیش کی سیاست میں ایک بار پھر گھمسان مچنے کا اندیشہ ظاہر کیا جانے لگا تھا۔ انہیں اندیشوں کے پیش نظر دیر رات حکومت انہیں رہا کرنے پر مجبور ہوگئی۔ بجنور میں احتجاج کی قیادت کرنے والے کسان لیڈر امر پال چودھری نے کہا کہ وہ تب تک گھر نہیں لوٹیں گے جب تک کہ ٹکیت کو رہا نہیں کیا جاتا۔ یہ احتجاج شام ۶/بجے کے قریب شروع ہوا اور رات ۱۱/بجے تک جاری رہا۔ رات ۱۱/بجے راکیش ٹکیت کی رہائی کی خبر ملنے کے بعد احتجاج ختم کردیا گیا۔ احتجاج ختم ہونے کے بعد مظاہرین نے وہیں دھرنے کے مقام پر کھانا کھایا اور پھر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے۔ خیال رہے کہ بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے قومی ترجمان راکیش ٹکیت کو پیر کے دن اڈیشہ کی راجدھانی بھونیشور میں گرفتار کرلیا گیا تھا۔ کسان لیڈر راکیش ٹکیت کسانوں کی تحریک میں شامل ہونے اور انہیں حمایت دینے کیلئے وہاں گئے تھے، لیکن مظاہرہ گاہ کی طرف جاتے وقت ہی پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا تھا۔ اس گرفتاری کی خبر پھیلتے ہی بھارتیہ کسان یونین اور دیگر کسان تنظیموں کے کارکنان میں ناراضگی اور غصے کا ماحول پیدا ہوگیا ہے۔

# خلائی آغاز کے لیے ہندوستان کا پہلا وقف وینچر کیپٹل فنڈ نے رفتار حاصل کی: جتیندر سنگھ

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) برائے سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ خلائی شعبے کے لیے ہندوستان کا وقف وینچر کیپیٹل فنڈ مسلسل ترقی کر رہا ہے، جس کے ساتھ منتخب اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری مالی سال 2028 کی پہلی سہ ماہی سے شروع ہونے کی امید ہے۔ پارلیمنٹ کے جاری بجٹ سیشن کے دوران لوک سبھا میں ایک غیر ستارہ کے سوال کے تحریری جواب میں، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ ہندوستان کے ابھرتے ہوئے اسپیس ٹیک ایکو سسٹم کو فروغ دینے کے لیے قائم کردہ ”انترکش وینچر کیپیٹل فنڈ“ کو اب کلیدی ادارہ جاتی میکانزم کے ساتھ فعال کیا گیا ہے۔ شری بستی پتی ناگرا جو نے خلائی شعبے کے لیے وینچر کیپیٹل فنڈ کے تحت اسٹیٹس، سرمایہ کاری، فائدہ اٹھانے والوں، منافعوں

اور روزگار پیدا کرنے کے حوالے سے سوال اٹھایا تھا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے بتایا کہ فنڈ SIDBI وینچر کیپیٹل لمیٹڈ (SVCL) نے بطور سرمایہ کاری مینیجر قائم کیا ہے۔ فنڈ نے 31 اکتوبر 2025 کو سیبی سے رجسٹریشن حاصل کی اور 10 نومبر 2025 کو 1005 کروڑ روپے کے پرعزم کارپس کے ساتھ اپنی ابتدائی بندش حاصل کی۔ اب تک کی پیشرفت پر روشنی ڈالتے ہوئے، وزیر نے نوٹ کیا کہ رجسٹریشن کے بعد ضروری رسمی کارروائیاں، بشمول متولی کی تقرری، متبادل سرمایہ کاری فنڈ (اے آئی ایف) یونٹس کے اجراء کے لیے ڈپازٹریوں کے ساتھ رجسٹریشن، اور اسکریننگ اور سرمایہ کاری کمیٹیوں کی تشکیل، مکمل کرلی گئی ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے مزید بتایا کہ اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپس کی تشخیص جاری ہے، چار تجاویز پہلے سے ہی پری انویسٹمنٹ کمیٹی کی منظوری حاصل کرنے کے بعد ایک اعلی درجے کے مرحلے میں ہیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہندوستان کے اسپیس ٹیک اسٹارٹ اپ ماحولیاتی نظام کی نوزائیدہ نوعیت کو دیکھتے ہوئے، بہت سے اسٹارٹ اپس کو ادارہ جاتی سرمایہ کاری کے عمل سے ہم آہنگ ہونے کے لیے منظم رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وزیر نے اس بات پر زور دیا کہ ”ہینڈ ہولڈنگ سپورٹ“ کو اسٹارٹ اپس تک بڑھایا جارہا ہے تاکہ ان کے ڈیٹا کو ہموار کرنے، دستاویزات کو بہتر بنانے اور مستعدی کی ضروریات کو پورا کرنے میں ان کی مدد کی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ اس سہولتی نقطہ نظر کا مقصد اسٹارٹ اپس کو مؤثر طریقے سے فنڈنگ تک رسائی اور ان کی اختراعات کو بڑھانے کے قابل بنانا ہے۔

# مغربی ایشیا کے تنازعہ کے درمیان تقریباً 598000 مسافر ہندوستان لوٹے: وزارت خارجہ

نئی دہلی۔ یکم اپریل۔ ایم این این۔ مغربی ایشیا اور خلیجی خطہ میں سیکورٹی کی بڑھتی ہوئی صورتحال کے درمیان تقریباً 598000 مسافر ہندوستان واپس آئے ہیں۔ ایک سینئر سرکاری اہلکار نے بدھ کو کہا کہ گزشتہ روز دبئی میں ایک انٹرسیپشن سے ملبہ گرنے سے پیش آنے والے واقعے میں تین ہندوستانی شہری معمولی زخمی ہوئے تھے اور قونصل خانہ ان کے ساتھ قریبی رابطے میں ہے کیونکہ وہ ہر طرح کی مدد فراہم کررہا ہے۔ دبئی میں حکام نے تصدیق کی کہ یہ واقعہ جنوبی دبئی میں مکانات پر گرنے والے ملبے کے باعث پیش آیا جس کے نتیجے میں دو ہندوستانی شہری، ایک بنگلہ دیشی شہری اور ایک سری لنکن شہری معمولی زخمی ہوا۔ مغربی ایشیا میں تازہ ترین پیش رفت پر بین وزارتی بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، اسیم آر مہاجن، ایڈیشنل سکریٹری (خلیجی)، وزارت خارجہ، نے کہا کہ خطے سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے اضافی پروازوں کے ساتھ پروازوں کی مجموعی صورت حال میں مسلسل بہتری آرہی ہے۔ 28 فروری سے، تقریباً 598000 مسافر خطے سے ہندوستان واپس آچکے ہیں۔ ایئر لائنز متحدہ عرب امارات اور ہندوستان کے درمیان آپریشنل اور حفاظتی تحفظات کی بنیاد پر محدود غیر طے شدہ پروازیں چلارہی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ آج متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کے لیے تقریباً 90 پروازیں چلنے کی توقع ہے۔ آج متحدہ عرب امارات سے ہندوستان کے لیے تقریباً 90 پروازیں چلنے کی توقع ہے۔ سعودی عرب اور عمان کے مختلف ہوائی اڈوں سے ہندوستان کے مختلف مقامات کے لیے پروازیں چل رہی ہیں۔

# ناندیڑ واگھالا میونسپل کارپوریشن کا بجٹ پیش

## بلدیاتی کمشنر نے اسٹینڈنگ کمیٹی چیئرمین کو دستاویزات سونپیں

ناندیڑ: یکم اپریل (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ واگھالا شہر میونسپل کارپوریشن کے مالی امور اور ترقیاتی کاموں کو رواں رکھنے کے لیے بلدیاتی کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈوئیفوڈے نے اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ویریندر سنگھ گاڑی والے کو سال ۲۰۲۵-۲۶ کا ترمیم شدہ بجٹ اور سال ۲۰۲۶-۲۷ کا اصل بجٹ منظوری کے لیے پیش کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں کارپوریشن کے دفتر میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں شہر کے بجٹ اور ترقیاتی منصوبوں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بجٹ پیش کرنے کی اس تقریب میں میونسپل کارپوریشن کے اہم عہدیداروں نے شرکت کی۔ بلدیاتی کمشنر ڈاکٹر مہیش کمار ڈوئیفوڈے کے ہمراہ ایڈیشنل کمشنر گریش قدم، ایڈیشنل کمشنر نیلیش سنکوار، سٹی سیکرٹری اجیت پال سنگھ سندھو، ڈپٹی کمشنر تین کاڈھوے اور ڈپٹی کمشنر ابھیجیت وائیکوس موجود تھے۔ علاوہ ازیں اس موقع پر کارپوریشن کے دیگر اراکین اور شخصیات بھی شریک تھیں، جن میں سداشیو پوری، آشیش نیرلکر، سمیت متھا، ابھیشیک سودے، تکجا رام یادو، دیپالی مورے، کویتا گدم، سریتا برکالے، نیلم یادو گروکھدے، الطاف حسین، شفا ترنم عبد الروف، بی بی شائستہ محمد سلمان خان، پروین بیگم شیخ پاشاہ، سنیتا جوندھلے اور راہل سونسلے شامل ہیں۔ ان سب کی موجودگی میں بجٹ دستاویزات باقاعدہ طور پر پیش کی گئیں۔

# تیز رفتار ٹرک نے معروف مذہبی رہنما مدھوکر مہاراج کو کچل ڈالا، ڈرائیور فرار

ناندیڑ: یکم اپریل (ورق تازہ نیوز): شہر میں بھاری گاڑیوں کے داخلے پر پابندی کے باوجود انتظامیہ کی غفلت ایک المناک سانحے کا سبب بن گئی۔ منگل کی شام ساڈو علاقے میں ایک بے قابو اور تیز رفتار مال بردار ٹرک نے موٹر سائیکل سوار معروف کیرتن کار اور مذہبی رہنما مدھوکر مہاراج بارڈکر کو بے دردی سے کچل دیا، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ اس دلخراش واقعے نے پورے ضلع میں غم و غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق، کندھار تعلقہ کے گاؤں بارول سے تعلق رکھنے والے مدھوکر مہاراج مراٹھا سیوا سنگھ کی ذیلی شاخ سنت نامدیو تکارام وارکری کونسل کے ریاستی نائب صدر تھے۔ وہ گزشتہ کئی برسوں سے کیرتن کے ذریعے معاشرے میں پھیلی توہم پرستی کے خلاف بیداری مہم چلا رہے تھے۔ منگل کے روز وہ ساڈو میں منعقدہ وارکری کونسل کے ایک اہم اجلاس میں شرکت کے بعد شام تقریباً ۶ بجے اپنی ۲ پہیہ سواری پر آبائی گاؤں لوٹ رہے تھے۔ روڈی ہوٹل کے قریب پہنچتے ہی عقب سے آنے والے ایک ریت سے بھرے تیز رفتار ٹرک نے انہیں اپنی زد میں لے لیا۔ عینی شاہدین کے مطابق ٹکر اتنی شدید تھی کہ مہاراج موقع پر ہی جان کی بازی ہار گئے۔ حادثے کے فوراً بعد شادی کی تقریبات کے باعث ہونے والے ہجوم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ٹرک ڈرائیور جائے وقوعہ سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔ اطلاع ملتے ہی دیہی پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ واضح رہے کہ شہر میں بھاری گاڑیوں کے داخلے پر مکمل پابندی عائد ہے۔ اس کے باوجود ساڈو اور پڈکو کے علاقوں میں دن بھر ریت کے ٹرکوں کی بلا روک ٹوک آمد و رفت جاری رہتی ہے۔ اس سے قبل بھی ان علاقوں میں ریت کے ٹرکوں تلے کچلے جانے کے متعدد واقعات پیش آچکے ہیں۔ اس تازہ سانحے کے بعد مشتعل شہریوں نے بھاری ٹریفک پر مستقل اور سخت پابندی کا پرزور مطالبہ کیا ہے۔

# بلولی پولیس تھانے میں جعلی پیر کے حامیوں کا دھاوا

ناندیڑ: یکم اپریل (ورق تازہ نیوز): ریاست بھر میں جعلی پیروں کے خلاف جاری مہم کے دوران ضلع ناندیڑ کے بلولی پولیس تھانے میں ایک انتہائی تشویشناک واقعہ پیش آیا ہے، جہاں [illegible] رخ کیا اور ڈیوٹی پر موجود اہلکاروں کے ساتھ بدتمیزی شروع کر دی۔ حالات اس وقت انتہائی کشیدہ ہو گئے جب ان شرپسندوں نے پولیس اہلکاروں کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دیں اور دیدہ دلیری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جعلی پیر کے خلاف درج کی گئی تفتیشی رپورٹ اور دیگر اہم سرکاری کاغذات پھاڑ دیے۔ اس کھلی غنڈہ گردی پر پولیس نے فوری اور سخت ایکشن لیتے ہوئے ہنگامہ کرنے والے ۲ اہم ملزمان کو دبوچ لیا اور ان پر سنگین دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا ہے۔

# رکن پارلیمنٹ اشوک چوہان ضلعی بینک کا انتخاب لڑیں گے؟

## ناندیڑ کی سیاست میں بڑی ہلچل، ضلعی مرکزی امدادی بینک کی قیادت سنبھالنے کے قوی امکانات

ناندیڑ: یکم اپریل (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ کی ضلعی سیاست سے ایک انتہائی اہم خبر سامنے آرہی ہے۔ [illegible] راؤ چوہان نے تو اس بینک میں اپنا کھاتہ تک بند کر دیا تھا۔ ان کے بعد اشوک چوہان نے بھی کبھی اس بینک کا براہ راست انتخاب نہیں لڑا۔ تاہم گزشتہ انتخابات میں انہوں نے پس پردہ ایک گروہ کی قیادت کرتے ہوئے اس [illegible] سے ۲۰۲۵ تک کے یہ ۲۰ سال اس بینک کے لیے انتہائی کٹھن اور آزمائش بھرے ثابت ہوئے تھے۔ اس دوران بینک کے جمع شدہ مالی نقصان میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن اب خوش آئند بات یہ ہے کہ یہ [illegible] کی فہرست میں پہلے دن سے ہی شامل ہے۔ اس قانونی حیثیت سے انہیں انتخاب لڑنے کا موقع ماضی میں بھی حاصل تھا، لیکن انہوں نے آج تک اس بینک کا انتخاب لڑنے سے دانستہ طور پر گریز کیا تھا۔

# ناندیڑ میں گٹکھا مافیا کے خلاف پولیس کی بڑی کاروائی

## ۵ لاکھ روپے سے زائد مالیت کا مضر صحت گٹکھا ضبط، ۴ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج

ناندیڑ: یکم اپریل (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ میں گٹکھا اور دیگر ممنوعہ تمباکو مصنوعات کے خلاف پولیس کی جانب سے سخت کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس شاہاجی اومآپ کی خصوصی ہدایت پر کاروائی کرتے ہوئے پولیس کے خصوصی دستے نے اتوارہ پولیس تھانے کی حدود میں چھاپہ مار کر ۵ لاکھ روپے سے زائد مالیت کا گٹکھا ضبط کر لیا ہے اور اس منظم غیر قانونی کاروبار میں ملوث ۴ ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ۱۶ مارچ ۲۰۲۶ سے ڈپٹی انسپکٹر جنرل شاہاجی اومآپ نے ناندیڑ کے علاقے میں غیر قانونی تمباکو مصنوعات کے خلاف ایک وسیع مہم کا آغاز کر رکھا ہے۔ اس مہم کے دوران پولیس کے خصوصی دستے کو یہ خفیہ اطلاع موصول ہوئی کہ اتوارہ تھانے کی حدود میں اسلام پورہ کے علاقے میں واقع شرما کے کھیت میں بنے ہوئے ایک پترے کے سائبان میں بھاری مقدار میں گٹکھا چھپا کر رکھا گیا ہے۔ اس مصدقہ اطلاع کی بنیاد پر ۳۱ مارچ ۲۰۲۶ کو پولیس دستے نے مذکورہ مقام پر اچانک چھاپہ مارا۔ تلاشی کے دوران وہاں سے ۵،۰۳،۷۳۰ روپے مالیت کا گٹکھا برآمد ہوا جسے پولیس نے فوری طور پر ضبط کر لیا۔ اس غیر قانونی دھندے میں ملوث ۴ ملزمان کے خلاف اتوارہ پولیس تھانے میں مقدمہ نمبر ۹۳ درج کیا گیا ہے۔ یہ مقدمہ ملکی نظام عدل کی دفعات ۱۲۳، ۲۷۴، ۲۷۵، اور ۳ کی ذیلی دفعہ ۵ کے تحت دائر کیا گیا ہے۔ اس معاملے کی مزید تفتیش پولیس سب انسپکٹر آگلاوے کر رہے ہیں۔ نامزد کیے گئے ۴ ملزمان میں محمد شعیب محمد اکبر ساکن مدینہ نگر دیگلور ناکہ ناندیڑ، شیخ امیر ساکن حمایت نگر، شیخ عظیم پربھنی والا ساکن پربھنی اور ہیلو شیخ عظیم الدین عبد الحمید مدکھیڑ والا ساکن مدینہ نگر مدکھیڑ شامل ہیں۔ ابتدائی تفتیش کے مطابق ضبط کیا گیا تمام مال پہلے ملزم محمد شعیب کے قبضے سے برآمد ہوا ہے۔ پولیس کی مزید تفتیش میں یہ سنسنی خیز انکشاف ہوا ہے کہ باقی تینوں ملزمان گٹکھے کے اس غیر قانونی کاروبار میں ایک منظم گروہ کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ یہ افراد پڑوسی ریاستوں سے بھاری مقدار میں گٹکھا اور ممنوعہ تمباکو مصنوعات خرید کر لاتے ہیں، انہیں مخصوص اور خفیہ مقامات پر ذخیرہ کرتے ہیں اور پھر ضرورت کے مطابق ناندیڑ اور پربھنی اضلاع کے چھوٹے تاجروں کو فراہم کرتے ہیں۔ پولیس حکام کے مطابق اس گروہ نے گٹکھے کی خریداری، ترسیل، ذخیرہ اندوزی اور تقسیم کے لیے دیگر افراد کی مدد سے ایک بہت بڑا جال قائم کر رکھا ہے۔ پولیس ان ملزمان سے مزید پوچھ گچھ کر رہی ہے تاکہ اس غیر قانونی دھندے میں شامل دیگر افراد کا بھی سراغ لگایا جاسکے۔ اس کے ساتھ ہی پولیس ان ملزمان کے ماضی کے جرائم کا ریکارڈ بھی کھنگال رہی ہے تاکہ معاشرے سے گٹکھے کے اس ناسور کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے مزید سخت قانونی کاروائی عمل میں لائی جاسکے۔

# زیر حراست خاتون سے غیر اخلاقی مطالبہ کرنے پر پولیس افسر معطل

اکولہ: یکم اپریل (نمائندہ): ریاست مہاراشٹر کے شہر اکولہ سے ایک انتہائی شرمناک واقعہ سامنے آیا ہے، جس نے پولیس تھانوں میں خواتین کے تحفظ اور سلامتی پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ اکولہ کے ایک پولیس تھانے میں زیر حراست ایک خاتون کی جانب سے متعلقہ پولیس افسر پر جسمانی تعلق قائم کرنے اور انتہائی شرمناک مطالبات کرنے کے سنگین الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ اس حساس واقعے کا فوری نوٹس لیتے ہوئے اعلیٰ پولیس حکام نے ملزم پولیس افسر راجیش جادھو کو محکمے سے معطل کر دیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق، محکمے کی وردی پر داغ لگانے والے اس واقعے میں ملوث پولیس افسر نے زیر حراست خاتون سے انتہائی غیر اخلاقی اور گھناؤنا مطالبہ کیا۔ خاتون کے دعوے کے مطابق، اس افسر نے اسے ۱۰ ہزار روپے کی پیشکش کی اور بے شرمی کی تمام حدیں پار کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ وہ ایک رات کے لیے اپنی بیٹی کو اس کے پاس بھیج دے۔ خاتون کی جانب سے اس انتہائی گھناؤنے مطالبے کی شکایت اعلیٰ حکام تک پہنچائی گئی، جس پر فوری طور پر تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ واضح رہے کہ متعلقہ پولیس افسر پر یہ سنگین نوعیت کے الزامات عائد کرنے والی خاتون خود بھی لاکھوں روپے کی دھوکہ دہی کے ایک بڑے مقدمے میں پولیس کی حراست میں ہے۔ تاہم، قانون کی نظر میں خاتون کے ملزم ہونے کے باوجود، اعلیٰ پولیس حکام نے واقعے کی حساسیت کو سمجھتے ہوئے شکایت کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا اور فوری طور پر راجیش جادھو نامی اس نائب پولیس افسر کو ملازمت سے معطل کر دیا۔ اس واقعے کے بعد پولیس حراست میں خواتین کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک اور ان کے تحفظ کے حوالے سے مقامی حلقوں میں شدید تشویش پائی جاتی ہے اور واقعے کی مزید تفتیش جاری ہے۔

# ماہور اراضی اندراجات معاملے میں حلقہ افسر بے داغ قرار

ماہور / ناندیڑ: یکم اپریل (ورق تازہ نیوز): ناندیڑ ضلع میں بغیر چارج کے ۴۰ اراضی اندراجات کی منتقلی منظور کرنے کے مشہور معاملے میں بالآخر نائب ضلع کلکٹر نے شکایت کو نمٹاتے ہوئے متعلقہ حلقہ افسر کو مکمل طور پر بے داغ قرار دے دیا ہے۔ وائی بازار مال حلقے کی افسر یوگیتا نامدیو راٹھوڑ نے ماہور مال حلقے کا باقاعدہ چارج نہ ہونے کے باوجود اور اپنے حلقے کے اندراجات ۲ ماہ سے زیر التوا ہونے کے باوجود ماہور حلقے کے اندراجات منظور کیے تھے۔ اس معاملے میں تحصیلدار دفتر کی جانب سے پیش کردہ رپورٹ کی بنیاد پر ضلعی دفتر نے شکایت نمٹا دی ہے۔ بغیر کسی سرکاری حکم نامے کے ایک ہی دن میں ۴۰ اندراجات کی منظوری کے الزام سے پورے ضلع میں کھلبلی مچ گئی تھی۔ محکمہ مال میں ہر افسر کا دائرہ کار متعین ہونے کے باوجود اس طرح بغیر چارج کے اندراجات منظور ہونے سے شفافیت پر سنگین سوالات اٹھائے گئے تھے۔ تاہم انتظامیہ نے پیش کردہ تفتیشی رپورٹ کو ہی حرف آخر مان کر اپنی ملازمہ کا دفاع کیا ہے، جس کے بعد اس فیصلے پر ایک نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ ماہور کے تحصیلدار کی جانب سے دی گئی رپورٹ میں یہ موقف اختیار کیا گیا ہے کہ اگرچہ تحریری چارج نہیں دیا گیا تھا لیکن برقیاتی (ڈیجیٹل) نظام میں ماہور حلقے کے گاؤں شامل کر دیے گئے تھے۔ بغیر سرکاری احکامات کے اس نظام میں گاؤں شامل کر کے برقیاتی چارج دینا بذات خود ایک سنگین بے ضابطگی ہے۔ اس کے باوجود تحصیلدار نے یہ حیران کن رپورٹ دی کہ چارج دینے کے لیے تحریری احکامات کی کیا ضرورت ہے، جس کی بنیاد پر مزید کارروائی ٹال دی گئی۔ تاہم یہ بنیادی سوال اب بھی جواب طلب ہے کہ کیا برقیاتی نظام میں محض گاؤں کی شمولیت کو ہی باقاعدہ چارج سمجھا جائے گا؟ محکمہ مال کے قواعد کے مطابق کیا آزادانہ احکامات کے بغیر اختیارات کا استعمال درست ہے؟ اس حوالے سے کوئی وضاحت نہ ہونے کے باوجود معاملہ نمٹانے سے شکوک و شبہات مزید گہرے ہو گئے ہیں۔ اگر تکنیکی وجوہات کی بنا پر دائرہ کار طے ہونے لگا تو مستقبل میں کوئی بھی افسر بغیر چارج کے اندراجات منظور کر سکے گا۔ دوسری جانب ناندیڑ ضلع دفتر کی کئی شاخوں میں اس وقت افسران اپنی من مانی کر رہے ہیں۔ عام شہریوں کے ساتھ ناانصافی ہونے کے باوجود یہ افسران ایک دوسرے کی پردہ پوشی کر رہے ہیں۔ اگر بغیر چارج کے ۴۰ اندراجات منظور کرنا فرض کا حصہ تھا تو اپنے ہی حلقے کے اندراجات ۲ ماہ تک کیوں زیر التوا رہے، یہ ایک انتہائی اہم سوال ہے۔ ضلعی دفتر میں افسران کا ایک بڑا گروہ سرگرم ہے۔

# ناندیڑ میں بی ایل او کی لاپرواہی اور مبینہ رشوت ستانی کے خلاف شکایت

ناندیڑ: یکم اپریل: موومنٹ فار پیس اینڈ جسٹس ناندیڑ کی جانب سے آج تحصیلدار و انتخابی افسر کو ایک اہم میمورنڈم پیش کرتے ہوئے علاقے میں تعینات بی ایل او کی سنگین لاپرواہی اور مبینہ بدعنوانی کے خلاف باضابطہ شکایت درج کروائی گئی۔ میمورنڈم کے مطابق ناندیڑ شہر کے بلالی نگر اور فاروق نگر علاقوں میں سرکاری طور پر مقرر کردہ بی ایل او اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے میں ناکام رہا ہے۔ شہریوں نے شکایت کی ہے کہ مذکورہ افسر نہ صرف اپنے فرائض سے غفلت برت رہا ہے بلکہ عوام کو ضروری رہنمائی اور سہولت فراہم کرنے میں بھی ناکام ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ متعلقہ بی ایل او لوگوں سے مبینہ طور پر رشوت طلب کرنے کی کوشش کر رہا ہے، جس سے عوام میں شدید بے چینی اور ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ شہریوں کو ووٹر لسٹ سے متعلق امور جیسے ناموں کی تصدیق، اندراج اور دیگر ضروری خدمات کے لیے شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ ایم پی جے ناندیڑ کے ذمہ داران نے اس مسئلے کو انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے تحصیلدار صاحب سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ: متعلقہ بی ایل او کے خلاف فوری جانچ کی جائے۔ لاپرواہی اور بدعنوانی ثابت ہونے پر سخت کارروائی کی جائے۔ شہریوں کو بروقت اور شفاف خدمات فراہم کی جائیں۔ ایم پی جے کے ریاستی نائب صدر، الطاف حسین، ضلع صدر ایس ایم صمیم اور ضلع نائب صدر اظہر خان اور ایم پی جے کے ڈیلیگیشن نے خبردار کیا ہے کہ اگر دو دن کے اندر اس مسئلے کا موثر حل نہیں نکالا گیا تو وہ اس کے خلاف ایک مضبوط عوامی تحریک شروع کریں گے، جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔ عوامی حلقوں میں اس اقدام کو مثبت قدم قرار دیا جا رہا ہے اور امید ظاہر کی جا رہی ہے کہ انتظامیہ جلد از جلد اس سنگین مسئلے کا نوٹس لے کر عوام کو راحت فراہم کرے گی۔

# سرعام نوجوان کا چاقو گھونپ کر قتل

ناندیڑ: یکم اپریل (ورق تازہ نیوز): ضلع ناندیڑ کے تعلقہ بھوکر میں واقع بھوسی کے مقام پر منگل کی شام تقریباً ۷ بجے ایک نوجوان کو چاقو کے پے در پے وار کر کے انتہائی بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے۔ یہ لرزہ خیز واردات بھوکر سے ناندیڑ جانے والی قومی شاہراہ پر بھوسی بس اڈے کے قریب پیش آئی۔ مقتول نوجوان کی شناخت آدیناتھ کاشی ناتھ ڈوبے واڈ رہائشی شیمبولی، تعلقہ مدکھیڑ کے طور پر ہوئی ہے۔ اس بہیمانہ قتل کی واردات کے باعث پورے علاقے میں زبردست سنسنی اور خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ موصولہ معلومات کے مطابق، آدیناتھ بھوسی بس اڈے کے قریب ایک پان کے کھوکھے کے سامنے کھڑا تھا۔ اسی دوران ایک موٹر سائیکل پر سوار ۲ نامعلوم نوجوان وہاں پہنچے، جنہوں نے اپنے چہروں پر رومال باندھ رکھے تھے۔ کسی کو شک نہ ہو، اس لیے ملزمان نے پہلے پان کے کھوکھے سے کچھ اشیاء خریدیں۔ اس کے بعد انہوں نے اچانک آدیناتھ پر حملہ کر دیا اور اس کے سینے اور پسلیوں پر تیز دھار ہتھیار سے تقریباً ۵ وار کیے۔ آدیناتھ کے خون میں لت پت ہو کر زمین پر گرتے ہی ملزمان وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ اس قاتلانہ حملے میں شدید زخمی ہونے والے آدیناتھ کو فوری طور پر بارڈ کے ایک مقامی دواخانے لے جایا گیا۔ ابتدائی طبی امداد کے بعد اسے مزید علاج کے لیے ناندیڑ کے ایک نجی دواخانے میں منتقل کر دیا گیا۔ تاہم، زخم انتہائی گہرے ہونے اور بہت زیادہ خون بہہ جانے کی وجہ سے بدھ کی علی الصبح تقریباً ۵ بجے علاج کے دوران اس کی موت واقع ہو گئی۔ اس دردناک واقعے کی اطلاع ملتے ہی بھوکر پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر ابتدائی تفتیشی کارروائی اور جائزے کا عمل مکمل کر لیا ہے۔ بیچ سڑک پر سرعام ہونے والے اس اندوہناک قتل کی اصل وجہ تاحال واضح نہیں ہو سکی ہے۔ پولیس اس پہلو پر باریک بینی سے تفتیش کر رہی ہے کہ آیا یہ واقعہ کسی پرانی دشمنی کا نتیجہ ہے یا اس کے پیچھے کوئی اور وجہ کارفرما ہے۔ پولیس نے علاقے میں نصب خفیہ کیمروں کی مدد سے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے اور مشتبہ افراد کا سراغ لگایا جا رہا ہے۔ قومی شاہراہ پر پیش آنے والے اس خونی واقعے نے ایک بار پھر شہریوں کے تحفظ اور امن و امان کی صورتحال پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔

# قریش کانفرنس کا چوتھا عظیم الشان قومی اجلاس 4/اپریل کو بلدھانہ میں

ناندیڑ: یکم اپریل (راست): قریش کانفرنس کا چوتھا عظیم الشان قومی اجلاس 4 اپریل کو ریاست مہاراشٹر کے ضلع بلڈھانا کے شہر بلڈھانا میں واقع راشٹروادی بھون میں منعقد ہوگا، ان شاء اللہ۔ اس اہم اجلاس میں قریش کانفرنس کے قومی صدر الحاج ایڈووکیٹ سنوبر علی قریشی خصوصی طور پر شرکت کریں گے۔ ذرائع کے مطابق اس اجلاس میں ملک بھر سے قریش برادری کے ذمہ داران اور نمائندگان کی بڑی تعداد میں شرکت متوقع ہے۔ اجلاس کے دوران قریش برادری کے سیاسی، سماجی اور تعلیمی امور کے علاوہ اجتماعی شادیوں کے حوالے سے آئندہ کے لائحہ عمل اور منصوبہ بندی پر تفصیلی غور و خوض کیا جائے گا۔ قریش کانفرنس کی جانب سے اس قومی اجلاس میں برادری کے تمام ذمہ داران اور کارکنان سے شرکت کی خصوصی اپیل کی گئی ہے، تاکہ برادری کو درپیش مسائل کے حل اور ترقی کے لیے مشترکہ حکمت عملی تیار کی جا سکے۔ اس طرح کی اطلاع محمد فیصل قریشی ڈسٹرکٹ یوتھ پریزیڈنٹ، ناندیڑ نے دی ہے۔


روزنامہ ورق تازہ ناندیڑ

ادبی صفحہ نقشِ سخن

روزنامہ ورق تازہ (ناندیڑ) کے ہفت روزہ ادبی صفحہ "نقشِ سخن" کا آغاز...
ادب صرف الفاظ کا مجموعہ نہیں، بلکہ معاشرے کا آئینہ اور تہذیب کی روح ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ہم معیاری ادب، تحقیقی مقالات اور تخلیقی جوہر کو ایک نئی پہچان دینے کے لیے "نقشِ سخن" کے عنوان سے ایک خصوصی ادبی صفحہ شروع کر رہے ہیں۔
ہم ملک بھر کے نامور ادباء، کہنہ مشق شعراء اور ابھرتے ہوئے نئے قلمکاروں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنی غیر مطبوعہ ادبی تخلیقات ہمیں درج ذیل ای میل ایڈریس پر ارسال کریں۔
smak.arts5@gmail.com
SMAK ARTS & GRAPHICS, NANDED

عبدالماجد 9545332211 عبدالرحمٰن 8999942523
زینت جیولرس
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگر کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔



پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔